ارشاد باری تعالیٰ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(آل عمران:130)

ترجمہ: اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

28 ذوالقعدہ 1440 ہجری قمری • 1 ظہور 1398 ہجری شمسی • 1 اگست 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جولائی 2019 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدائے تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے، اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

نیکی کیا چیز ہے؟

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے۔ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ رہی۔ عین کھانے کے وقت کہ اسکے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں۔ ابھی لقمہ نہیں اُٹھایا کہ دروازہ پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدّہر:9) یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض اگر اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا لزیز اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے اور کھانا شروع نہیں کیا۔ فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے۔

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے۔ کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

سچا مسلمان کون ہے؟

میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو عرف (عرف عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلّی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔ مسلمان وہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہو گیا ہے۔ وَجْهٌ مونہہ کو کہتے ہیں۔ مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دی ہوں وہی سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوت اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ مسلمان خود فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا کہ تو پہلے اپنے آپ کو دیکھ اور تو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ۔ یہودی نے اپنا قصہ بیان کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا مگر دوسرے دن مجھے اسے قبر میں گاڑنا پڑا۔ اگر صرف نام ہی میں برکت ہوتی تو وہ کیوں مرتا؟ اگر کوئی مسلمان سے پوچھتا ہے کہ تو کیا مسلمان ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ الحمدللہ

پس یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ اور باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف:4)

اسلام کی خدمت کا شرف حاصل کرنے کا طریق

اب میں پھر اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں یعنی صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران:201) جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تا کہ وہ حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدائے تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندے نالوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اب اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفسِ اسلام تک پہنچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے مورد عتاب ہوئے۔ دل بیقرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ اپنی بداعتدالیوں سے اپنے آپ کو ہی نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ کسی گذشتہ مردم شماری کے وقت مسٹر ابٹسن صاحب نے اپنی رپورٹ میں بہت کچھ لکھا تھا۔ میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں۔ پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنا لو کہ کفار کو بھی تم پر (جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقع نہ ملے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 63 تا 66، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 /دسمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسطح بن اُثاثہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مِسطح بن اُثاثہ کا نام عَوف اور لقب مِسطح تھا ان کی والدہ حضرت ام مسطح سلمٰی بنت صَخر تھیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خالہ رَیطہ بنت صَخر کی بیٹی تھیں۔ حضرت مِسطح بن اُثاثہ نے حضرت عُبَیدہ بن حارث اور ان کے دو بھائیوں حضرت طُفَیل بن حارث اور حضرت حُصَین بن حارث کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت مِسطح بن اُثاثہ اور زید بن مُزَیّن کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت مسطح غزوہ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

سوال جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسطح اور ابن الیاس کو کیا مالِ غنیمت عطا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت مِسطح اور اِبنِ اِلیاس کو پچاس وسق غلہ عطا فرمایا۔

سوال حضرت مسطح بن اُثاثہؓ کی وفات کس سن میں ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی وفات 56 برس کی عمر میں 34 ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے اور حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صِفّین میں شامل ہوئے اور اسی سال 37 ہجری میں وفات پائی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعہ افک کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وعدہ اور وعید میں کیا فرق بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ مَیں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرّع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔

سوال صحیح بخاری میں واقعہ افک کی کیا تفصیل بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک جنگ سے واپسی پر ہم مدینہ کے قریب ہی تھے کہ ایک رات آپؐ نے کوچ کا حکم دیا۔ مجھے کیونکہ رفع حاجت کیلئے جانا تھا تو ایک طرف ہو کے چلی گئی۔ جب مَیں فارغ ہوئی، تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار گر گیا ہے۔ مَیں اپنا ہار ڈھونڈنے کیلئے واپس لوٹی، اتنے میں وہ لوگ جو میرے اونٹ کو تیار کرتے تھے، آئے اور انہوں نے میرا ہودج اٹھا لیا اور میرے اونٹ پر رکھ کر چل پڑے۔ جب سارا لشکر گزر چکا اور میں نے اپنا ہار بھی ڈھونڈ لیا تو میں ڈیرے پر واپس آئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو یہیں واپس لوٹ آئیں گے۔ اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی۔ صَفوان بن مُعَطّل سُلَمِی ذَکوَانِی فوج کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح میرے ڈیرے پر آئے اور انہوں نے مجھے دیکھا اور اِنّا للہ پڑھا۔ اس پر میں جاگ اٹھی۔ وہ اونٹنی قریب لے آئے، اور میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم فوج میں اس وقت پہنچے جب لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کیلئے ڈیروں میں تھے۔ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گیا۔ یعنی اس بات پر بعض لوگوں نے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ غلط قسم کی باتیں حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کر دیں۔

سوال اس تہمت کا بانی کون تھا اور اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عائشہ کی عائلی زندگی پر کیا اثر پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس تہمت کا بانی عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول تھا۔ ہم مدینہ پہنچے۔ مَیں وہاں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ اس اثناء میں جو بات مجھے شک میں ڈالتی تھی وہ یہ تھی کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہیں دیکھتی تھی جو مَیں آپؐ سے اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھی۔ آپؐ صرف اندر آتے اور السلام علیکم کہتے۔ پھر پوچھتے کہ اب وہ کیسی ہے۔ مجھے اس تہمت کا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ جب مَیں نے بیماری سے شفا پائی تو ام مسطح نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی کہ یہ الزام تمہارے پر لگایا گیا ہے۔ یہ بات سن کے میری بیماری بڑھ گئی۔ جب گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اب تم کیسی ہو؟ مَیں نے کہا: مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں! میری ماں نے کہا کہ بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو۔ ہلکان نہ کرو۔ اطمینان سے رہو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ مَیں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک میرے آنسو نہیں تھمے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی اور اسامہ بن زید سے حضرت عائشہ کے متعلق مشورہ مانگا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا تا ان دونوں سے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے بارے میں مشورہ کریں۔ اسامہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کی بیوی ہیں اور ہم اللہ کی قسم! سوائے بھلائی کے اَور کچھ نہیں جانتے۔ ہم نے تو کوئی عیب نہیں دیکھا۔ لیکن علی بن ابی طالب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں رکھی۔ حضرت علی نے کہا کہ حضرت عائشہ کی خادمہ سے پوچھئے کہ وہ کیسی ہیں۔ وہ آپؐ سے سچ سچ کہہ دے گی۔

سوال بریرہ نے حضرت عائشہ کے متعلق کیا گواہی دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا۔ آپؐ نے کہا بریرہ! کیا تم نے عائشہؓ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ میں اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں دیکھی جس کو میں ان کیلئے معیوب سمجھوں کہ وہ کم عمر لڑکی ہے۔ آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ ذرا بے پرواہی ہے اور اتنی گہری نیند اُن کو آتی ہے کہ گھر کی بکری آتی ہے اور وہ اسے کھا جاتی ہے۔

سوال بریرہ کی گواہی سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول کی شکایت کی کیونکہ اسی نے مشہور کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے۔ مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں اور ان لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کی بابت بھی مجھے بھلائی کے سوا کوئی علم نہیں۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی صحابہ سے شکایت تو صحابہ میں کیا اختلاف کی صورت پیدا ہو گئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کی بات سن کر سعد بن مُعاذ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ۔ بخدا میں اس سے آپؐ کا بدلہ لوں گا جس نے یہ الزام لگایا ہے۔ اگر وہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج سے ہوا تو جو بھی آپؐ ہمیں حکم دیں گے ہم آپؐ کا حکم بجا لائیں گے۔ اس پر سعد بن عُبَادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے۔ انہوں نے کہا تم نے غلط کہا۔ اللہ کی قسم! تم اسے نہیں مارو گے اور نہ ایسا کر سکو گے۔ اس پر اُسَید بن حُضَیر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور مار ڈالیں گے جس نے بھی الزام لگایا ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ تُو تو منافق ہے جو منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے۔ یہاں تک کہ لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔

سوال حضرت عائشہ پر الزام لگنے کے ایک مہینے کے بعد آنحضرت اور حضرت عائشہ میں کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے اور میرے پاس بیٹھے۔ آپؐ ایک مہینہ منتظر رہے۔ مگر میرے متعلق آپؐ کو کوئی وحی نہ ہوئی۔ آپؐ نے تشہد پڑھا اور فرمایا کہ عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ سو اگر تم بَری ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہیں بَری فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی کمزوری ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ بخدا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی ہے اور آپ نے اسے درست سمجھ لیا ہے۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ میں بَری ہوں تو آپ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے۔ اور اگر میں کسی بات کا اقرار کر لوں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ میں بَری ہوں تو آپ اس اقرار پر مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی اور آپ کی کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے۔

سوال حضرت عائشہ کی بریت کس طرح ثابت ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اس گفتگو کے بعد میں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری کرے گا۔ لیکن بخدا مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے متعلق بھی کوئی وحی نازل ہو گی۔ لیکن مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہؐ کوئی ایسی خواب دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری قرار دیتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپؐ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ اہلِ بیت میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اتنے میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ جب رسول اللہؐ سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپؐ مسکرا رہے تھے اور پہلی بات جو آپؐ نے فرمائی تھی یہ تھی کہ عائشہ! اللہ کا شکر بجا لاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کر دی ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

خطبہ جمعہ

دنیا کو یہ نظر آ رہا ہے کہ اسلام انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ پھیلنا ہے

ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے ہوئے اپنی طرف سے اپنی کوششوں کو مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور نوازشیں بڑھتی چلی جائیں

ہمارا جلسہ علاوہ ہماری اپنی تربیت کے تبلیغ کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے

یہ ماحول ہمارے عارضی ماحول نہ ہوں بلکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمارے ہر عمل سے دکھانے والا ہو

جرمن جماعت کے اخلاص و وفا اور اس کے قربانی کے جذبے کو دیکھ کر بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس (نئی جگہ کی خرید) کیلئے
کچھ مالی قربانی کی ضرورت پڑی تو جماعت انشاء اللہ تعالیٰ یہ قربانی کرے گی، اللہ تعالیٰ ان کی توفیق کو بھی بڑھائے

نہ صرف کارکن بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر احمدی غیروں کیلئے اپنے اخلاق اور رویّے کی وجہ سے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے

’’آپ نے تمام مسائل بیان کرنے کے بعد مذہب سے اس کا حل پیش کیا اور بتایا کہ
ان تمام مسائل کا حل خدا کو پہچاننے میں ہے، آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے‘‘

’’میں شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا
جن کا خدا پر یقین اور ایمان بہت مضبوط ہے، مجھے امید ہے کہ آپ یہ نیک کام جاری رکھیں گے اس سلسلہ میں زیادہ توجہ اور محبت جاری رکھیں گے
اور پھر ایک وقت آئے گا اور لوگوں کو اس بات کا علم ہوگا کہ زندگی کا اصل مقصد اور ویلیو (value) کیا ہے‘‘

’’جو محبت اور انسانیت کا احترام، مساوات اور بھائی چارہ یہاں آ کر دیکھا ہے، ایسا کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی اور پروگرام میں دیکھا‘‘

’’میں دینی علم حاصل کر رہی ہوں، جلسہ پر پہلی مرتبہ آئی ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ جلسہ امن کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے‘‘

’’ہم اپنے تجربے کی بنا پر بھی یہ کہہ سکتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بہت گہری اور حکمت سے پُر ہیں
اور خواتین علیحدہ جگہ پر زیادہ آسانی اور اطمینان محسوس کرتی ہیں اور انہیں اپنے انتظامات سنبھالنے اور اپنی قابلیتوں کا جوہر دکھانے کا وسیع موقع ملتا ہے‘‘

’’اگر کبھی دوبارہ جلسہ میں شامل ہوئی تو سارا وقت مستورات کی مارکی میں گزاروں گی کیونکہ وہاں جو ماحول میسر آیا وہ بہت ہی دینی اور روحانی تھا‘‘

’’بیعت میں ایسا لگا مجھ پر ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہے اور اب میں اصل اور حقیقی مسلمان ہو گیا ہوں‘‘

’’میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں کسی جگہ بھی کوئی اپنے سیاسی یا مذہبی لیڈر سے ایسا پیار نہیں کرتا
جتنا یہاں میں نے اپنے خلیفہ سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے اور میں اس سچائی کو تسلیم کرتا ہوں‘‘

جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر

احمدیوں کو اپنی کوششوں کو مزید تیز کرنے کی تلقین، میڈیا کے مختلف ذرائع سے کروڑوں لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا

افریقہ، یورپ، رشین اسٹیٹس، ایشیا الغرض دنیا کے تمام ملکوں سے جلسہ سالانہ جرمنی پر تشریف لانے والے احمدی، غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کے تأثرات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 رجولائی 2019ء بمطابق 12 روفا 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے آخری دن بتایا بھی تھا اس سال وہاں حاضری بھی چالیس ہزار سے اوپر تھی۔ یہ ترقیات ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمارے کاموں اور ہماری کوششوں سے بڑھ کر ہمیں دیتا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے ہوئے اپنی طرف سے اپنی کوششوں کو مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور نوازشیں بڑھتی چلی جائیں۔

جلسے میں شامل ہونے والے سینکڑوں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایک غیر معمولی ماحول اور اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ اپنے تو اظہار کرتے ہی ہیں لیکن کس طرح تمام کارکن بچے بچیاں تک کام کرتے ہیں اور کس طرح اتنی بڑی تعداد میں لوگ بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے رہتے ہیں۔ یہ غیروں کے نزدیک ایک عجیب غیر معمولی چیز ہے بلکہ بعض نے تو یہ اظہار کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔ پس ہمارا جلسہ علاوہ ہماری اپنی تربیت کے تبلیغ کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے۔ پس یہ چیز ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے چلے جائیں اور یہ ماحول ہمارے عارضی ماحول نہ ہوں بلکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمارے ہر عمل سے دکھانے والا ہو اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو ہر وقت پورا کرنے والے ہوں۔

عموماً مَیں جلسے کے بعد مہمانوں کے تاثرات اور جلسے کے بارے میں بعض باتوں کا ذکر کیا کرتا ہوں۔ آج مَیں وہ پیش کروں گا لیکن اس سے پہلے میں کام کرنے والے کارکنوں اور کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے جلسے کے انتظامات کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے کی کوشش کی اور اب وہاں وائنڈ اپ(wind-up) ہو رہا ہے تو یہ لوگ ابھی تک کام کر رہے ہیں۔

جیسا کہ اب یہاں بھی اور دنیا کی ہر بڑی اور منظّم جماعت میں دیکھنے میں آتا ہے کہ کارکن جلسے کے کاموں کے لیے اپنے ذاتی مفادات اور کام پسِ پشت ڈال کر صرف اور صرف جلسہ کے انتظامات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے کام کے لیے اپنا ہر لمحہ وقف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت بھی اخلاص و وفا میں بڑھی ہوئی جماعت ہے بلکہ بعض قربانیوں میں تو بعض جماعتوں سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اگر کہیں کمی ہوتی ہے تو عہدیداروں کے کام کے طریق یا صحیح کام نہ لینے یا نہ کرنے میں کمی ہوتی ہے لیکن افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قربانی کرنے والے ہیں۔ جان، مال، وقت قربان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

اس دفعہ شاملین کی تعداد بڑھنے کے بعد انتظامیہ اور امیر صاحب کو بھی خیال آیا گو یہ خیال گذشتہ سال بھی آیا تھا اور میں بھی ان کو چند سالوں سے کہہ رہا تھا لیکن اس سال لگتا ہے کہ سنجیدہ ہوئے ہیں اور امیر صاحب اور مرکزی نیشنل عاملہ اور عہدیدار جو ہیں وہ زیادہ سنجیدہ ہیں کہ ہمارے پاس اپنی ایک بڑی جلسہ گاہ ہونی چاہیے۔ اس دفعہ ان کو پارکنگ وغیرہ کا بھی مسئلہ رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل بھی پیدا ہوئے اور ایک موقعے پر پھر لوگوں کو جلسہ گاہ میں آ کر پروگرام میں شامل ہونے میں بھی دقّت رہی۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں جب رَش بھی زیادہ ہو اور انتظام میں ذراسی کمی ہو جائے تو یہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تھوڑی سی بدمزگی بھی ہوئی، یہ بھی قدرتی بات ہے ہونی تھی۔ لوگوں نے جو شامل نہیں ہو رہے تھے لیٹ ہو رہے تھے ناراضگی کا اظہار بھی کیا اور ڈیوٹی والے کارکن بھی جو ٹریفک اور پارکنگ میں تھے پریشان رہے لیکن بہرحال ایسے حالات میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ فون پر ایم۔ ٹی۔ اے کی سہولت کی وجہ سے لوگوں نے تقریریں سن لیں یا پروگرام دیکھ لیے، سن لیے۔ جلسے کی یہ سب باتیں ایسی باتیں ہیں جو پھر اس طرف توجہ دلاتی ہیں کہ کوئی کھلا انتظام ہونا چاہیے۔ پھر جلسے کی تاریخیں بھی انتظامیہ کے مطابق مقرر کرنی پڑتی ہیں۔ اپنی آزادی نہیں اور اس دفعہ تو جلسے کا ہال بھی انہوں نے بالکل آخری وقت میں دیا ہے۔ یہ سب باتیں اب انتظامیہ کو اس طرف توجہ دلا رہی ہیں کہ ان کی اپنی جگہ ہو جہاں جلسہ منعقد کیا جا سکے۔ امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایک جگہ دیکھی ہے جس کے حصول کی وہ کوشش کر رہے ہیں اور یہ انہیں پسند بھی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ جگہ جماعت کے لیے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے خریدنے اور لینے کے بھی انتظام فرما دے اور آسانی پیدا کر دے۔ مجھے امید ہے اور اسی طرح جرمن جماعت کے اخلاص و وفا اور قربانی کے اس کے جذبے کو دیکھ کر بھی مَیں کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس کے لیے کچھ مالی قربانی کی ضرورت پڑی تو جماعت ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قربانی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیق کو بھی بڑھائے۔

جیسا کہ میں نے جرمنی کے جلسے کے آخری دن میں کہا تھا کہ جرمنی کا جلسہ بھی اب بین الاقوامی جلسہ بن گیا ہے اور یورپ کے لیے تو جلسہ جرمنی میں شامل ہونا پہلے بھی آسان تھا۔ اب اس دفعہ یہ محسوس ہوا ہے کہ بعض دوسرے ممالک جیسے سابق روس کی ریاستیں ہیں اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں ان لوگوں کا بھی وہاں آنا زیادہ آسان رہا ہے اور ویزے آسانی سے ملے ہیں۔ اس لحاظ سے جرمنی میں بھی جلسہ گاہ اور متعلقہ انتظامات میں وسعت کی ضرورت ہے۔

کارکنوں کا شکریہ ادا کرنے اور جلسہ کے متعلق ان باتوں کے بعد اب میں آپ کے سامنے جلسے پر آنے والوں کے کچھ تاثرات پیش کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ نہ صرف کارکن بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنے اخلاق اور روّیے کی وجہ سے غیروں کے لیے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے۔ جلسے کے دنوں میں وہاں ہفتے والے دن دوپہر کو غیر احمدی اور غیر مسلموں کے لیے ایک الگ پروگرام بھی ہوتا ہے جس میں میری تقریر بھی ہوتی ہے تو سب سے پہلے میں اس میں شامل ہونے والوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں۔ اس پروگرام میں باقی وقت تبلیغی نشست، تبلیغی پروگرام ہوتا ہے جو وہاں کی مقامی انتظامیہ مہمانوں کے ساتھ کرتی ہے۔

اس سال تبلیغی نشست میں ان کے کُل گیارہ سو اُناسی، seventy nine، ایک ہزار ایک سو اناسی (1179) مہمان شامل ہوئے۔ اس میں جرمن مہمانوں کی تعداد 502 تھی اور دیگر یوروپین اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 341 تھی۔ اس کے علاوہ 157 عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے۔ 104 ایشین اور 75 افریقن مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس طرح وہاں کل ستاسٹھ (67) قومیتوں کے مہمانوں کی نمائندگی تھی۔

ان مہمانوں میں ایک مسٹر Hans Oliver ہیں جو فرینکفرٹ کی ایک لاء فرم کے سینئر پارٹنر ہیں اور اس لحاظ سے وکیل ہیں۔ انہوں نے تبلیغی نشست میں شامل ہو کے اور میری تقریر سننے کے بعد اپنے یہ تاثرات بیان کیے کہ امام جماعت احمدیہ کی تقریر میرے لیے بہت پُرجوش اور ہیجان انگیز تاثیر رکھتی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ بظاہر پُرسکون اور روزمرہ کے معمول کے مطابق چلتے ہوئے حالات میں آنے والے خطرات اور جنگ کو بھانپ لینا یہ بڑی اہم بات ہے اور امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف مستقبل میں معلّق خطرات کو حقیقی طور پر محسوس کیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ دنیا کو خبردار بھی کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے امیگریشن کو جس طرح حکومتوں کے سماجی اور اقتصادی مفادات کے ساتھ جوڑ کر دکھایا ہے وہ تجزیہ بھی برحقیقت تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک قانون دان کے طور پر مَیں اس پہلو کو اپنے ساتھیوں سے بیان کرنا اور دوطرفہ ضرورت کے ادراک کو عام کرنا چاہوں گا کیونکہ عام طور پر یہاں لوگ صرف پناہ گزینوں کی آمد کا منفی ذکر ہی کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ جڑے ہوئے ملکوں اور قوموں کے مقامی مفادات کو نظرانداز کر جاتے ہیں جو کہ بڑا اہم پہلو ہے۔

پھر ویرینا لُڈ وِگ صاحبہ Vereena Ludwig جو لفتھانسا (Lufthansa) میں ہیں۔ ایئرلائن کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی ایکسپرٹ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں خطاب کو سنتے وقت مسلسل سوچ رہی تھی کہ گفتگو دیگر رہنما بھی کرتے ہیں اور دنیا کو پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ امنِ عالم کے قیام پر بات کرنا تو لیڈروں کیلئے ایک ہاٹ کیک ہے مگر امام جماعت احمدیہ کی گفتگو میں جو طاقت تھی وہ میں نے کہیں اور نہیں دیکھی اور دوسری بات یہ ہے کہ بڑی تفصیلی تحقیق بھی تھی جس سے گہرا درد بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر یہ درد نہ ہو تو کوئی اتنا تفصیلی تجزیہ پیش نہیں کرتا۔ پھر کہتی ہیں کہ مذہبی نقطہ نظر سے ہی نہیں بلکہ سماجی اور اقتصادی حوالوں سے دنیا کی لیڈرشپ پر واضح کیا ہے کہ امنِ عالم خوفِ خدا سے منسلک ہے۔ اگر ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اقدامات نہ کیے گئے تو ایٹمی جنگ کی ہولناک تباہی کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ پھر کہتی ہیں کہ میرے نزدیک اس قدر وضاحت کے ساتھ پیغام دے دیا گیا ہے کہ اگر تعصّبات حائل نہ ہوں تو انسان کے رونگٹے کھڑے کرنے کیلئے یہ تنبیہ کافی ہے اور فیصلہ سازوں تک یہ پیغام پہنچنا چاہیے کیونکہ انسانیت کی وسیع تر بہبود کیلئے اس کا گلوبل لیول پہ ادراک عام ہونا بھی ضروری ہے۔

پھر مسٹر کلاؤزے (Klause) اور مسز ہائڈے (Heide) یہ دو جرمن میاں بیوی تھے، یہ کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے پہلے ہمارا تو بہت خوفزدہ سا حال تھا۔ اور اگرچہ کئی سال سے جماعت کا تعارف تھا مگر جلسے میں آتے ہوئے ہمارے تحفظات ہوتے تھے جن کی بنیاد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں میڈیا سے سنی ہوئی معلومات پر ہی تھی۔ اس لیے یہاں آتے ہی ہم آج بھی بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ پتا نہیں کیسا ہجوم ہوگا لیکن آنے کے بعد ہم دونوں میاں بیوی ایسے ریلیکس ہیں اور ماحول میں اتنی اپنائیت ہے کہ ہم گویا اپنے ہی ماحول میں گھوم رہے ہیں۔ میری تقریر کے بعد ان کی بیوی کہتی ہیں کہ اس تعلق میں مَیں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں نے جنگ کے فسادات بچشم خود دیکھ رکھے ہیں۔ (دوسری جنگِ عظیم کی یہ بات کر رہی تھیں) اور امام جماعت احمدیہ نے جن تباہیوں اور جن ہولناک مناظر سے قبل از وقت خبردار کیا ہے یا کر رہے ہیں اور جس درد اور سنجیدگی کی روح سے انسانیت کو متنبہ کر رہے ہیں اس کا اثر مجھ جیسوں پر جنہوں نے جنگِ عظیم دیکھ رکھی ہے اَور طرح سے ہوتا ہے۔ اس لیے ہم اس خطاب کے لفظ لفظ سے متفق ہیں اور چاہتے ہیں کہ موجودہ نسل اس کا بروقت ادراک اور احساس کر سکے۔ ان خاتون کے خاوند کہتے ہیں کہ انہوں نے خطرات کی نشاندہی تو ضرور کی ہے مگر یہ بیان کرتے ہوئے نہ تو کسی کا نام لیا اور نہ ہی اس طرح کے لب و لہجہ سے دورانِ گفتگو کسی طرف خاص جھکاؤ کا تاثر مل رہا تھا اور نصیحت کا انداز پُردرد تنبیہ کا تھا نہ کہ کوئی ذاتی پسند ناپسند کا۔ ذاتی جھکاؤ کا ادنیٰ شائبہ بھی ان کی گفتگو سے نہیں ملا اور مذہبی سربراہ کا یہی مقام ہوتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد میں قائل ہو کر جا رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں دنیا کیلئے ایک درد ہے۔

پھر مسٹر نوبرٹ واگنر (Nobert Wagner) امیگریشن لائر، یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ مَیں جلسے میں شرکت پہلی بار نہیں کر رہا اور احمدیوں کے کیسز کے وکیل کے طور پر مجھے اکثر باتوں کا علم ہوتا رہتا ہے۔ یہ احمدیوں کے اسائلم کیس کرتے ہیں، لیکن امام جماعت احمدیہ کا آج کا خطاب میرے لیے بالکل نئے پہلو اور نئے نکات کا حامل تھا۔ گوکہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کر رہا ہوں مگر یہ اظہار ایک طرح کا فوری ردِّعمل ہے جو میں کہہ رہا ہوں جبکہ ابھی اس تقریر میں میرے لیے پیشہ وارانہ ضرورت کے بہت سے اہم نکات ہیں جن کو میں گھر جا کر دوبارہ زیرِ غور لاؤں گا۔ مہاجرین اور تارکینِ وطن کے مسئلے پر آج جو نکتۂ نظر امام جماعت احمدیہ نے بیان کیا ہے اس سے میزبان ملکوں اور مہاجرین کے باہمی معاملات میں ایک توازن اور وقار پیدا ہوگا اور خاص طور پر جس طرح انہوں نے اعداد و شمار کی مدد سے بڑھاپے اور ریٹائرمنٹ کی عمر کے حوالے سے جرمنی کی افرادی قوت کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے اس سے پناہ گزینوں کی عزتِ نفس کو بھی سہارا ملے گا اور میزبان اداروں میں بھی ان مہاجرین کی عزت اور وقار بڑھیں گے مگر میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی میرے لیے اور امیگریشن لاء کی پریکٹس کرنے والے رفقائے کار کے لیے اس میں بہت سا مواد ہے جو ہمارے کام آ سکتا ہے تو اس لحاظ سے بھی، دنیاوی لحاظ سے بھی لوگوں کی مدد ہو جاتی ہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ سے ایک خاتون لیلیٰ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میں ایک تنظیم کیلئے کام کرتی ہوں اور ہم امن کے فروغ کیلئے کام کر رہے ہیں۔ آج جب میں نے یہ تقریر سنی تو مجھے ہر ایک لفظ میں امن ہی امن نظر آیا۔ مجھے ہر ایک لفظ میں برداشت اور انسانیت کی اقدار نظر آئیں۔ اگر آپ امن، برداشت اور انسانیت کو باہم یکجا کر دیں تو پھر آپ ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں جو بھی آپ کہتے ہیں وہ ہمارے ہی فائدے کیلئے ہے۔ سب سے زیادہ متاثر کن بات یہ تھی کہ آپ نے تمام مسائل بیان کرنے کے بعد مذہب سے اس کا حل پیش کیا اور بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل خدا کو پہچاننے میں ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے۔

ایک جرمن لڑکی کہتی ہیں کہ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ اس تقریر میں حالیہ مسائل پر بات کی گئی۔ پہلے بھی بعض سیاستدانوں نے بات کی لیکن ان کی باتوں میں کوئی وزن نہیں تھا، وہی معمولی باتیں تھیں جو کوئی بھی کہہ سکتا ہے لیکن یہ تقریر بالکل مختلف تھی۔ آپ نے حقیقی مسائل کے بارے میں بات کی۔ جوہری جنگ کی بات کی۔

ماحولیاتی تبدیلیوں کی بات کی۔ امیگریشن کی بات کی اور یہ وہ مسائل ہیں جو عام ہیں اور پھر ان کا حل بھی بتایا۔ مذہب پر قدغنیں لگانے کی بجائے مذہب کو فروغ دیا جائے۔ لوگ خدا کی طرف آئیں، اس طرف توجہ دلائی۔ پھر کہتی ہیں بہت واضح الفاظ میں بتادیا کہ آج کل جو جنگیں ہو رہی ہیں اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سیاسی معاملات پر بھی بڑی روشنی ڈالی۔ پھر یہ کہا کہ طاقتور ممالک کمزور ممالک سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ فائدے ظاہری طور پر اٹھائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پوشیدہ طور پر اٹھائے جاتے ہیں اور ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ طاقتور ملکوں کے مفادات کا تحفظ کریں۔ یہ سٹوڈنٹ ہیں تو اس لحاظ سے بھی انہوں نے بڑا اچھا تجزیہ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے لوگ غور سے سنتے بھی ہیں اور پھر اس پر غور بھی کرتے ہیں۔

پھر جرمنی کے ایک عیسائی پادری اندریاس وائس بروٹ (Andreas Weisbrot) ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں جلسہ سالانہ سے، ان بہت سے دوستانہ چہروں سے، اس خوش خلقی کی فضا سے، اس عظیم اتحاد اور محبت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور پھر میری تقریر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس تقریر نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا۔ ایٹمی جنگ کے خطرے کا مجھے اتنا احساس نہیں تھا۔ میرا ابھی یہی خیال ہے کہ ہم صرف اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب ہم سماجی اقدار اور امن کی طرف توجہ دیں اور مل کر امن کی تلاش کریں۔ اس مقصد کیلئے ہمیں ایک مضبوط معاشرے کی ضرورت ہے جس میں ہم رواداری اور کثیر العقائد فضا کو قائم کریں اور اس میں مکالمہ بین المذاہب ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تو چند ایک مثالیں مَیں نے بہت ساری مثالوں میں سے لی تھیں۔ اب جلسے کے عمومی تاثرات کے بارے میں بھی چند مثالیں بیان کر دیتا ہوں۔

میسیڈونیا (Macedonia) سے ایک وفد آیا تھا جو ستّر احباب پر مشتمل تھا۔ اس وفد میں آٹھ صحافی بھی شامل تھے۔ دو علاقائی ٹی وی اور دیگر چھ نیشنل ٹی وی یا دیگر نیوز ایجنسیز سے منسلک تھے اور انہوں نے جلسے کی کارروائی کے علاوہ بعض لوگوں کے انٹرویو بھی لیے۔ میرے سے بھی بعض سوال جواب تھے۔ صحافیوں کے علاوہ وفد میں پندرہ عیسائی دوست تھے۔ 23 غیر احمدی مسلمان تھے اور 24 احمدی مسلمان شامل تھے۔ غیر از جماعت مہمانوں میں سے پانچ نے اس جلسے کے دوران اس کارروائی کو دیکھ کر اور سارا پروگرام دیکھ کر بیعت بھی کر لی۔ یہ پہلے بھی زیرِ تبلیغ تھے۔

میسیڈونیا وفد کی ایک خاتون الیگزانڈرا دونیوا صاحبہ (Aleksandra Doneva) پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان کا اپنا اندازِ بیان ہے بڑا شاعرانہ بھی فلسفیانہ بھی۔ اس لیے میں نے اس کو بیان کرنے کے لیے رکھ لیا۔ کہتی ہیں اہلِ خانہ کے بغیر گھر کا کیا تصور ہو سکتا ہے؟ کیا اخلاق کے بغیر انسانیت کا تصور ہو سکتا ہے؟ انسان کی حقیقت مذہب اور عقیدے کے بغیر نہیں ہے اور محبت کے بغیر انسانیت کا کیا تصور ہو سکتا ہے؟ انسان کی روح کی پاکیزگی صرف امن میں رہنے اور امن کو پھیلانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح روح کی پاکیزگی رواداری، باہمی عزت و تکریم میں پنہاں ہے۔ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ خدا پر یقین رکھے اور زمین پر مستقبل کو بہتر بنائے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس سے ہم انسانیت کی حفاظت کر سکتے ہیں اور جماعت احمدیہ یہ تمام امور سرانجام دے رہی ہے۔ احمدی امن کو پھیلاتے ہیں امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ اخلاقیات کو قائم کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ بنی نوع انسان یہ تمام امور سرانجام دیں۔ احمدیت لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہی ہے۔ ان کو عبادت کی لَو لگائی ہے۔ احمدیت یہ چاہتی ہے کہ لوگ روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ ان میں اتحاد قائم ہو۔ وہ خدا کے قریب ہوں اور اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے مسکراتے چہروں کے ساتھ بہت زیادہ اچھے لوگ دیکھے جو ہمیں بہت عزت دے رہے تھے۔ ان کو اس بات کا یقین ہے کہ اچھے اخلاق کے ساتھ اچھی زندگی جی جا سکتی ہے۔

کہتی ہیں کہ میں شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا خدا پر یقین اور ایمان بہت مضبوط ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ یہ نیک کام جاری رکھیں گے، اس سلسلے میں زیادہ توجہ اور محبت جاری رکھیں گے اور پھر ایک وقت آئے گا اور لوگوں کو اس بات کا علم ہو گا کہ زندگی کا اصل مقصد اور ویلیو (value) کیا ہے۔

یہ ایک غیر از جماعت کا تاثر ہے اور یہ تاثر ہمیں اس بات کی طرف لانے والا ہونا چاہیے کہ ہم حقیقت میں اپنی زندگی کے مقصد کو پہچاننے والے ہوں اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔

میسیڈونین وفد میں شامل ایک ٹی وی کے صحافی زُورَانچو زُورِنسکی (Zoranco Zorinski) صاحب کہتے ہیں کہ میں دوسری بار جلسے میں شامل ہوا ہوں اور میرے لیے بڑا اعزاز ہے۔ جلسے کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ میرے خیال میں جلسے کے انتظامات پچھلے سال کی نسبت زیادہ اچھے تھے۔ پھر کہتے ہیں آپ کا جو خطاب تھا اس سے مَیں بہت محظوظ ہوا۔ ہر لفظ انسانیت کے لیے ایک سبق تھا۔ یہ ایک عالمی پیغام ہے کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' پھر کہتے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھنا اور تمام انسانوں کی مدد کرنا یہ ایسا کام ہے جو تمام لوگوں کے درمیان اختلافات کو دور کر دے گا۔ پھر مزید لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لوگوں کو مثبت چیزیں سکھاتی ہے اور پھر میری جو پریس کانفرنس تھی اس کے حوالے سے کہتے ہیں کہ صحافیوں کو جو جوابات دیے وہ انسانیت کی بنیادی اقدار کا اظہار کر رہے تھے۔ کہتے ہیں مَیں بھی صحافی ہوں، میں کسی وقت آپ کا انٹرویو کر لینے کی کوشش کروں گا۔ پھر کہتے ہیں کہ ''اچھی نصیحت کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مزید لوگ احمدیت قبول کریں گے جو انسانیت کی بہتری کے لیے کام کریں گے۔'' تو دنیا کو یہ نظر آ رہا ہے کہ اسلام ان شاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعے سے پھیلنا ہے۔

پھر ووجو مانیوسکی (Vojo Manevski) صاحب کہتے ہیں کہ میں نے گہرائی میں جا کر احمدی مسلمانوں کے پیغام کو سمجھا ہے۔ بطور صحافی میں نے مختلف مذاہب میں ملتی جلتی تعلیمات کا جائزہ لیا ہے۔ مذہب کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے محبت اور بنی نوع انسان سے محبت پر مبنی ہے۔ یہ ایسا پیغام ہے جس کی آج کے دور میں بہت ضرورت ہے۔ آج کی دنیا کے بہت سے مسائل کا حل جو دنیا کو سخت پریشان کر رہے ہیں اس محبت کے پیغام میں ہے۔ آج یورپ کا بہت بڑا مسئلہ دائیں بازو کے سیاست دانوں کی طاقت میں اضافہ ہے جس کا حل صرف گفتگو سے ممکن ہے جو مختلف مذاہب، کلچر اور سویلائزیشن (Civilization) کے درمیان ہو۔ اگر ہم خدا کی تلاش کریں تو ہمیں علم ہو جائے گا کہ ہم میں آپس میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جتنا ہم خدا سے دور ہوں گے اتنا ہی ہم انسانیت اور لوگوں سے دور ہوں گے۔ مادیّت کا دور روحانی زندگی اور آپس کے تعلقات کو ختم کر رہا ہے۔ اس لیے ہم اپنی فیملی اور دوستوں کی حفاظت کریں اور تعلقات کی حفاظت کریں۔

پھر ایک جانی رجیپوو (Jani Redjepov) صاحب بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اپنی فیملی کے ساتھ جلسے میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ بہت اچھا رہا۔ جلسہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ پھر کہتے ہیں میسیڈونیا میں میں نے جب پہلی بار احمدیت کا پیغام سنا تو مجھے احساس ہو گیا تھا کہ احمدیت کا پیغام لوگوں کیلئے مثبت رہنمائی کا کام ہے۔ پہلے میری فیملی نے اس پیغام کو قبول کیا اور پھر میری رہنمائی کی۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کا انتظام کرنے پر آپ کا شکرگزار ہوں۔

پھر ایک تانیہ (Tanja) صاحبہ ہیں کہتی ہیں کہ میں پہلی بار جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ یہاں میرے لیے سب کچھ نیا تھا اور بہت اچھا تھا۔ تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہت اچھے تھے خصوصاً کام کرنے والے رضا کاران کا انداز بہت دوستانہ تھا۔ مسکراتے چہروں کے ساتھ پیش آ رہے تھے اور بڑے خوش اخلاقی سے یہ کام کر رہے تھے۔

پھر بلغاریہ کے ایک یونیورسٹی کے طالبِ علم ہیں، کہتے ہیں: لوگ بہت ہمدرد تھے جس کی وجہ سے میں اب یہاں ہوں۔ بیعت کی تقریب کو میں ایک زائر کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔ لوگوں کا اس رنگ میں اکٹھا ہونا ایک شاندار امر ہے۔

بلغاریہ سے 49/افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا اس میں 15/احمدی تھے اور 34/غیر از جماعت اور عیسائی احباب شامل تھے۔ وفد میں شامل ایک عیسائی خاتون جولیا (Yulia) صاحبہ کہتی ہیں۔ میں اس بات کو سوچ کر بہت جذباتی ہو رہی ہوں کہ میں بھی احمدیہ جماعت کے جلسے پر ان ہزارہا شاملین کے ساتھ شامل ہوئی ہوں۔ بے شک میں عیسائی ہوں لیکن میری تقریر کے متعلق کہہ رہی ہیں کہ مجھے یہ تقریر بہت پسند آئی۔ آپ کی دعائیں دل پر اثر کرنے والی تھیں۔ تلاوتِ قرآن کریم بھی مجھے بہت پسند آئی۔ اس کا ترجمہ بھی۔ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ طلباء کو انعامات بھی آپ نے اپنے ہاتھ سے دیے اور پھر آگے بھی دعا دے رہی ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں۔

بلغارین وفد کی ایک خاتون کراسمیرا (Krasrmira) صاحبہ کہتی ہیں مجھے تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے اور ہر سال مجھے نئی سے نئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ میں تقاریر کو بہت غور سے سنتی ہوں کیونکہ میں ایک فزیوتھراپسٹ اور سائیکالوجسٹ بھی ہوں۔ میں ان تقاریر میں بتائی جانے والی جماعت احمدیہ کی تعلیم کے ذریعے اپنے ہر مریض کے مسائل کا بہتر رنگ میں حل کر سکتی ہوں اور میں اپنے لیے بھی مفید نصائح اکٹھی کر کے لے جاتی ہوں۔

بلغارین وفد کی ایک عیسائی خاتون ایوانکا (Ivanka) صاحبہ کہتی ہیں۔ مجھے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میں ساری چیزیں دیکھ کر حقیقت میں حیران رہ گئی ہوں۔ خاص طور پر ان بچوں سے بہت متاثر ہوئی ہوں جو گلاسوں میں ہمیں پانی دیتے تھے۔

پھر ایک خاتون گیلیا (Galia) صاحبہ کہتی ہیں مَیں تینوں دن جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ میں جلسہ کی مہمان نوازی اور انتظامات سے بے حد متاثر ہوں۔ میں ان خوش اخلاق اور نیک ارادے رکھنے والے لوگوں سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں جن سے میں جلسے کے موقع پر ملی۔

ہنگری سے بھی اس سال وفد آیا جس میں آٹھ مہمان تھے اور گیارہ احمدی شامل تھے اور سَاوَا وِنُس (Szava Vince) صاحب جن کا تعلق روما قوم سے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لیے اور ان کی لیگل (legal) مدد کیلئے ہم نے ایک تنظیم بنائی ہے اور اس تنظیم کے سولہ ہزار سے زائد ممبر ہیں۔ جلسے میں پہلی مرتبہ شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کو اپنے کام کی وجہ سے مختلف لوگوں سے ملنا پڑتا ہے۔ یہ مختلف تقریبات میں جاتے ہیں ان کے پروگراموں میں جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ مسلمانوں کے پروگراموں میں بھی گئے۔ عیسائیوں کے پاس بھی گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جو محبت اور انسانیت کا احترام، مساوات اور بھائی چارہ یہاں آ کر دیکھا ہے ایسا کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی اور پروگرام میں دیکھا۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے انہیں موقع دیا کہ یہاں آ کر خود دیکھیں کہ ہم جو کہتے ہیں ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اس کا عملی اظہار بھی یہاں ہو رہا ہے۔ یہ بتاتے ہیں کہ یہ تجربہ ان کے ایک لائف ٹائم تجربہ ہے۔ اس کو بھلایا نہیں جا سکتا اور یہ جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے خاص جذباتی کیفیت میں ہیں۔ پھر کہتے ہیں اپنے ملک میں جہاں مسلمان مہاجرین کے مسائل کی وجہ سے ان کیلئے خاص نفرت ہے ہم مسلمانوں کیلئے پہلے سے بھی بڑھ کر آواز اٹھاتے رہیں۔ پہلے بھی آواز اٹھاتے رہے ہیں لیکن اب تو مزید زور اور شور کے ساتھ آواز اٹھائیں گے کہ وہ مسلمان جن کی باتیں میڈیا کرتا ہے یہ بالکل غلط باتیں ہیں۔

پھر وفا حسن شرمانی صاحبہ یمن کی ہیں۔ اپنے بیٹے اور والدہ کے ساتھ ہجرت کر کے ہنگری آ گئی ہیں۔ یہ کہتی

ہیں کہ جلسہ میں پچھلے سال بھی اور اس سال بھی شامل ہوئی تھی۔ اور پچھلی دفعہ جب یہ عورتوں کی طرف گئی تھیں تو کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو وہاں زیادہ comfortable محسوس کیا تھا تو اس سال انہوں نے عورتوں میں جا کر وہیں سارے پروگرام سنے اور کہتی ہیں ان کیلئے ایک خاص روحانیت سے بھرا ہوا اور جذباتی ماحول تھا۔

پھر ایک مہمان بیسم جوزی (Besim Gjozi) صاحب ہیں۔ آخری روز بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور کہتے ہیں کہ اس کیلئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔

ایک اور مہمان سِنان بڑے شانائے (Sinan Breshanaj) صاحب کہتے ہیں کہ میرے جماعت میں شامل ہونے کا سبب ہی وہ ملاقات تھی جو چند سال پہلے میرے سے ان کی ہوئی۔ کہتے ہیں اس وقت سے ان پر اثر تھا جس کے بعد یہ ہر سال جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔

دوسرے ایک احمدی دوست بیکِم بیتسی (Bekim Bici) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے 2004ء میں بیعت کی۔ جرنلزم میں گریجوایشن میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور اس بنا پر 2016ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے میڈل بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد میں نے البانیہ میں آن لائن اخباروں میں بطور صحافی کام کیا۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر آنے کیلئے جب میں نے چھٹی کی درخواست دی تو منظور نہیں ہوئی۔ اس پر میں نے کام سے استعفیٰ دے دیا کیونکہ میں اس جلسہ سالانہ سے غیر حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی دن میرے لیے دوسری میڈیا کمپنی میں کام دلا دیا جہاں پر یہ شرط بھی منظور کر لی گئی کہ میں اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپسی کے بعد کام شروع کرسکتا ہوں۔ کہتے ہیں اسی طرح اس سال بھی صرف چار ماہ ہوئے تھے کہ ایک آن لائن اخبار میں کام کر رہا تھا۔ کمپنی کے قوانین کے مطابق چھ ماہ سے پہلے چھٹی نہیں مل سکتی تھی۔ پھر بھی میں نے جلسے کیلئے درخواست دی جو منظور نہیں ہوئی۔ میں نے استعفیٰ دے دیا اور اسی دن مجھے تین اور کمپنیوں کی طرف سے کام کی آفر ملی۔ چنانچہ اس پر میں نے ایک جگہ اس شرط کے ساتھ کام قبول کر لیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپس آنے کے بعد کام شروع کروں گا۔ چنانچہ میری شرط منظور کر لی گئی۔ یہ ہے ایمان اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقی مثال جو نئے آنے والے بھی قائم کر رہے ہیں۔

پھر ایک احمدی دوست گزیم مُزاچی (Gëzim Muzhaqi) صاحب جن کا تعلق لامذہب سوسائٹی سے تھا۔ چند سال قبل ان کا جماعت سے رابطہ ہوا۔ مذہب اور خصوصاً اسلام سے متعلق دلائل جو جماعتِ احمدیہ دیتی ہے وہ انہیں بہت معقول لگے، بہت پسند آئے۔ اس سے قبل مولویوں کی کہانیوں کی وجہ سے ان کا دل مذہب سے بیزار تھا۔ چنانچہ چند سال قبل انہوں نے بیعت کی اور اب آہستہ آہستہ اسلامی شعار کی پابندی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ مجھے بہت خاص لگا۔ مہمان نوازی اور انتظامات ہر سال کی طرح نہایت ہی اعلیٰ تھے اور یہ کہتے ہیں کہ لجنہ میں میرا خطاب اور جو اختتامی خطاب تھا اس نے مجھے بڑا متاثر کیا اور یہ پیغام ہم مردوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

پھر ایک مہمان اِلیِر چُولانجی (ILIR CYLANDJI) ہیں۔ البانین ہیں۔ جرمنی میں رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جلسہ سالانہ ہر احمدی مسلمان کیلئے ایک عظیم الشان روحانی اجتماع ہے جس میں افرادِ جماعت کے علاوہ دیگر مذاہب اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر انہیں جہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے تعارف حاصل ہوتا ہے وہیں جماعت احمدیہ میں قائم نظامِ خلافت کے ذریعے ان خوبصورت تعلیمات کے عملی نمونے دیکھنے کا بھی تجربہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ان تین دنوں کے دوران مردوں اور خواتین کے جلسہ گاہ میں صرف اجلاسات کا انعقاد ہوتا ہے اور موجودہ زمانے کے تغیّرات اور چیلنجز کے بالمقابل اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں میں بحیثیت ایک احمدی مسلمان سارا سال اس روحانی جلسے کا بڑے اہتمام سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ یہاں ایک حقیقی اخوّت کی روح نظر آتی ہے جسے بیان کرنا ناممکن ہے اور کہتے ہیں کہ خالص اور فطری محبت کا اظہار تمام اراکینِ جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس جلسے میں آ کر مجھے یوں لگتا ہے گویا میں جنت میں ہوں اور دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں اور اگلے سال کے جلسہ کا بڑی بے صبری سے میں انتظار کر رہا ہوتا ہوں۔

پھر جارجیا کا وفد تھا جو 85/افراد پر مشتمل تھا۔ رشیا کے کسی بھی ملک سے آنے والا یہ سب سے بڑا وفد تھا۔ ایک فلاحی ادارے کے چیئرمین بیسو (Besso) صاحب کہتے ہیں کہ بہت سے احمدی احباب سے بات کرنے کا موقع ملا اور میں نے بات چیت میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی کہ یہ جماعت کس قدر مذہبی رواداری کا خیال رکھنے والی ہے۔ اس غرض سے دو احمدیوں سے بات چیت کی اور اس بات چیت کے دوران میں نے انہیں اچانک بتایا کہ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ یہ جان کر ان لوگوں کا رویہ بدل جائے گا لیکن میں بہت حیران ہوا کہ احمدی دوست جس طرح پہلے خوش اخلاقی سے بات کر رہے تھے اسی طرح اپنے اخلاق کا اظہار کرتے رہے اور کسی قسم کے تعصّب کا اظہار نہیں کیا۔ اس طرح بھی غیر لوگ جو ہیں ہمیں آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جارجیا کے وفد میں دینی علوم کی طالبہ نانوکا (Nanuka) صاحبہ بھی شامل تھیں اور بیعت کی تقریب کے بارے میں اپنے جذبات بیان کرتی ہیں کہ بیعت کی تقریب جذبات سے بھرپور تھی۔ مجھے مذہبی اتحاد کا ایک نظارہ دیکھنے کو ملا اور معلوم ہوا کہ کس طرح مختلف رنگ و نسل کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ میں دینی علم حاصل کر رہی ہوں۔ جلسے پر پہلی مرتبہ آئی ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ جلسہ امن کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پھر ایک اور خاتون ہیں نانا کردیانی (Nana Kurdiani) صاحبہ کہتی ہیں میں نہ تو مسلمان ہوں اور نہ ہی عیسائی ہوں لیکن اس جلسے پہ آنے کے بعد میں اپنے آپ کو اسلام کی طرف جھکا ہوا دیکھتی ہوں اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ میں اپنے مذہب کے بارے میں کچھ فیصلہ کروں۔ پھر جارجیا سے ایک یونیورسٹی طالبِ علم ہیں جورجیو (Georgio) صاحب یہ ایک امام کا بھتیجا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ میں برائے نام مسلمان ہوں لیکن اب جلسے پر شامل ہو کر امام جماعت احمدیہ کی محبت کو دیکھ کر میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید مطالعہ کروں گا۔

کوسووو سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا 45/افراد پر مشتمل تھا۔ 30/احباب اس میں احمدی تھے 15/غیر از جماعت تھے۔ ایک دوست مسٹر شیپ زکرجی (Mr. Shaip Zeqiraji) صاحب دوسری بار جلسے میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب مجھے اطلاع ملی کہ جلسے میں شامل ہونا ہے تو یہ بہت خوش ہوئے مگر اس سفر کے اخراجات جب سامنے آئے تو بہت کشمکش میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت سے ملنا اور جلسے میں شامل ہونا میری ایک تڑپ تھی۔ اس لیے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گائے بیچی اور جلسے میں شامل ہونے کے اخراجات پورے کیے۔ اس طرح بھی لوگ احمدی ہونے کے بعد قربانی کر کے جلسے میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پرانے زمانے کی مثالیں ہیں جو یہ قائم کر رہے ہیں۔

کوسووو کے وفد میں ایک دوست مسٹر سکینڈر اسلانی (Skender Asllani) صاحب بھی تھے جو البانین زبان اور لٹریچر کے استاد ہیں۔ انہیں اس سال بیعت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو ڈھونڈنے پر بھی ان جلسے کے انتظامات میں کوئی نقص نہیں ملا۔ تقاریر کا معیار بہت عمدہ تھا اور پھر میری تقریر کا بھی کہتے ہیں کہ بڑا متاثر ہوا۔ پھر کہتے ہیں بیعت کرنا ایک انعام ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہیے کیونکہ اس ماحول میں ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

مالٹا سے جلسے میں شامل ہونے والی تین خواتین مستورات کی مارکی میں بھی گئیں۔ کہتی ہیں کہ ہمارا بہت خیال رکھا گیا۔ بہت دفعہ ہمیں پوچھا گیا۔ خواتین کی مارکی میں ایک فیملی کا ماحول تھا۔ ایسے تھا کہ جیسے ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح شاید صدیوں سے جانتے ہیں مگر ہماری تو پہلی بار ملاقات ہو رہی تھی۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ خواتین کی مارکی میں زیادہ آسانی تھی اور ہمیں دونوں طرف کے ماحول کو تجربہ کرنے کا موقع ملا اور ہمیں اسلامی تعلیمات جس میں مرد و خواتین کے لیے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اس کی صحیح اور گہری حکمت اور فلاسفی کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم اپنے تجربے کی بنا پر بھی یہ کہہ سکتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بہت گہری اور حکمت سے پُر ہیں اور خواتین علیحدہ جگہ پر زیادہ آسانی اور اطمینان محسوس کرتی ہیں اور انہیں اپنے انتظامات سنبھالنے اور اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھانے کا وسیع موقع ملتا ہے۔

پس غیر بھی اب اس بات کو ماننے لگ گئے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کی جو علیحدگی ہے اور جو انتظامات ہیں یہ حقیقت میں ضروری ہیں اور ہماری نوجوان نسل کی بعض لڑکیوں کو جو بعض خیالات آتے ہیں کہ اکٹھا کیوں نہیں ہوتا اور اکٹھے کیوں نہیں؟ یہ آزادی نہیں ہے؟ ان کو بھی سوچنا چاہیے۔

مالٹا سے جلسہ میں شرکت کرنے والی ایک مہمان خاتون جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے کہتی ہیں کہ آپ کا مستورات سے جو خطاب تھا اس سے مَیں بڑی متاثر ہوئی۔ آپ نے مرد و خواتین کے حقوق اور ذمے داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ گھروں میں مسائل پیش آتے رہتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ کی یہ رہنمائی ہمیشہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ پھر کہتی ہیں کہ اس بارے میں یہ بیان کیا کہ اسلام کی شادی سے قبل پاکیزگی اور عفّت کی تعلیم بہت ہی پُرحکمت اور جامع ہے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ روحانی اور جسمانی پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کی طرف بھی ہماری رہنمائی کی۔ پھر کہتی ہیں اگر کبھی دوبارہ جلسے میں شامل ہوئی تو سارا وقت مستورات کی مارکی میں گزاروں گی کیونکہ وہاں جو ماحول میسر آیا وہ بہت ہی دینی اور روحانی تھا۔

قرغیزستان سے آنے والے ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ جلسے میں شامل ہو کر غیر معمولی احساسات تھے۔ احمدی ہونے سے قبل مجھے کبھی بھی رونا نہیں آیا مگر صرف قادیان اور جرمنی میں رونا آیا۔ محسوس ہو رہا تھا کہ دل میں ایک نرمی اور تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ہر ایک جو بیعت کرتا ہے اس کے ذریعے میرے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں پہلے مولوی تھا، جب جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا تو تمام باتیں جو قرآنِ کریم میں دجال اور مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کے بارے میں بیان ہوئی ہیں ان سب باتوں کی حقیقت معلوم ہوئی۔ بیعت میں ایسا لگا مجھ

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

(یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (آل عمران:32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالبِ دُعا: دھانوشیر پا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

پر ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہے اور اب میں اصل اور حقیقی مسلمان ہو گیا ہوں۔

پھر تاجکستان سے ایک مہمان عبدالستار (Abdussator) تھے کہتے ہیں میں نے احمدیوں کے بارے میں سنا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں اور شراب کو جائز سمجھتے ہیں۔ جلسے میں شامل ہونے سے پہلے احمدیوں کی مسجد سبحان دیکھی۔ یہ وہاں جرمنی میں ہے اور اس میں نماز پڑھی تو پتا لگا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور پانچ ارکانِ دین پر عمل کرتے ہیں۔ جلسے میں شامل ہو کر پتا چلا کہ یہ امام مہدی کو مانتے ہیں اور بالکل شراب نہیں پیتے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے بعد بہت زیادہ معلومات احمدیہ جماعت کے بارے میں ملیں اور میں بنیادی طور پر آپ لوگوں کو مسلمان سمجھنے لگا ہوں۔ ارکانِ دین اور ارکانِ اسلام وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر حج کے بعد دوسری مرتبہ اتنے مسلمانوں کو اکٹھے ہوتے دیکھا۔

لتھوینیا (Lithuania) سے جو وفد آیا تھا 58/افراد پر مشتمل تھا۔ 46/غیر احمدی تھے۔ 12/احمدی تھے۔ وہاں سے ایک پطرس یانولیونس (Petras Janulionis) اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ پر آنے سے قبل اسلام کے بارے میں میرا تصور کچھ اچھا نہ تھا لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد اسلام کے بارے میں میرے جذبات مثبت ہو گئے ہیں۔ مجھے جلسے میں اس بات کا احساس ہوا کہ مسلمان اپنے عقیدے کے ساتھ بہت سنجیدہ ہیں بلکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ عیسائیوں کی نسبت بہت زیادہ سنجیدہ ہیں۔

پھر لتھوینیا کی ایک صاحبہ مانیفہ (Manefa) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ میں شمولیت سے قبل اسلام کے بارے میں شش و پنج میں تھی کیونکہ بعض مسلمان نہایت غصیلے اور دوسرے مذہب کے بارے میں عدم برداشت کا شکار ہوتے ہیں لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ احمدی مسلمان دوسروں کی رائے اور مذہب کا احترام کرنے والے اور تمام انسانیت میں امن اور محبت بانٹنے والے لوگ ہیں۔

لتھوینیا سے ایک لائر کمپنی کے سربراہ آئے ہوئے تھے۔ شارونس (Sarunas) صاحب کہتے ہیں جلسہ سالانہ بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں اسلام کی پر امن تعلیم کا پتا چلتا ہے اور اسلام کے بارے میں جو غلط تصورات ہیں اس کا قلع قمع ہوتا ہے۔

سیریا (Syria) کے ایک دوست جنہوں نے جنوری 2019ء میں بیعت کی تھی وہ بیعت کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے والد نے 2008ء میں سیریا میں بیعت کی تھی۔ پھر ایک بھائی نے بھی بیعت کر لی لیکن میں تین دفعہ جلسے پر آیا ہوں اور لوگوں کو جذبات سے روتے دیکھ کر حیران ہوتا تھا اور ہنستا تھا کہ یہ لوگ کیوں روتے ہیں لیکن میں مخالف ہی رہا اور بیعت نہیں کی۔ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی رہنمائی فرما دے۔ اس پر میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی ملاقات کا سا موقع ہے۔ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں پہلی صف میں بیٹھا ہوں۔ سب دوست خاموش ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپ آتے ہیں اور میں نے بے اختیاری سے رونا شروع کر دیا تو اس پر میں نے انہیں اپنے پاس بلایا اور پیار سے پوچھا اور کہا کہ ادھر آ کے پاس بیٹھ جاؤ۔ کہتے ہیں اس پر میں بیدار ہوا تو بیعت کیلئے شرح صدر ہو گیا اور بیعت کر لی۔ یہ واقعہ خود بھی مجھے سنایا اور اس وقت بھی دوران ملاقات بڑے جذباتی تھے۔ بعد میں بھی جب بھی ان پر نظر پڑتی تھی بڑے جذباتی ہو جاتے تھے۔

بیلجیم سے آنے والے ایک نوجوان دوست لوخ بالن صاحب کہتے ہیں کہ میں نے چند ماہ قبل بیعت کی تھی۔ پہلی بار جلسے میں شامل ہوا ہوں۔ اس جلسے میں شامل ہو کر حیران رہ گیا کہ اتنا خوبصورت بھائی چارے کا ماحول ہے۔ پہلے جو میں نے سنا تھا اس کی حقیقی تصویر اس جلسے میں دیکھنے کو ملی اور بڑا خوش قسمت ہوں کہ روحانی ماحول میں شامل ہوا۔

سینیگال سے آنے والے ایک مہمان تھے جو وہاں اپنے علاقے میں کمشنر ہیں۔ انہوں نے میری ملاقات کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ ملاقات کے بعد مَیں بڑا خوش ہوا اور آپ کی جو تقریر ہے وہ محبت اور توحید کا درس ہے اس سے بڑا متاثر ہوں۔ کہتے ہیں اگر میں جلسہ نہ دیکھتا اور آپ سے نہ ملتا تو میں اپنی زندگی میں ایک بہت بڑا خلا محسوس کرتا اور آج میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔

یہ ایک کشتی لائے ہوئے تھے اور وہ اپنی گود میں لے کے بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ تحفہ ہے۔ ہم آپ کیلئے لائے ہیں اور کہا کہ یہ کشتی امن کی کشتی ہے۔ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کی کشتی ہے۔ اب جو اس میں سوار ہوگا وہی امن پائے گا اور یہ احمدیت کی کشتی ہے اور کشتی کا تحفہ دینے کا ایک دوسرا مطلب یہ بھی تھا کہ ہمارے ملک کی معیشت اس سے وابستہ ہے۔ وہاں ماہی گیر زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہمارے ملک کیلئے خاص دعا کریں۔

پھر ان کے ساتھ ایک اور مہمان تھے وہ وہاں اسٹیبلشمنٹ کے محکمہ صحت کے ڈائریکٹر ہیں اور انہوں نے ہسپتال کے حوالے سے بھی میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہاں آ کر انہوں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ دیکھا ہے پھر کہتے ہیں کہ میں نے دنیا کے بہت سے ممالک دیکھے ہیں۔ مذہبی اور سیاسی اجتماع بھی دیکھے ہیں۔ امریکہ اور یورپ سب جگہوں پر گیا ہوں لیکن آج تک ایسا نظام، ایسا حقیقی اسلام اور اسلام کی ایسی تصویر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ایسی اطاعت کبھی نہیں دیکھی جو میں نے یہاں لوگوں میں دیکھی ہے اور خلافت سے ایسی محبت میں نے نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں کسی جگہ بھی کوئی اپنے سیاسی یا مذہبی لیڈر سے ایسا پیار نہیں کرتا جتنا یہاں میں نے اپنے خلیفہ سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے اور میں اس سچائی کو تسلیم کرتا ہوں۔

پھر ایک ڈاکٹر مورجاؤ (Mordiaw) صاحب تھے۔ کہتے ہیں ہم دل سے اس سچائی کو قبول کرتے ہیں۔ جو ہم نے دیکھا ہے یہ ایک ایسی سچائی ہے کہ جس کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا اور ہم اور ہمارے دل آج سے آپ کے ساتھ ہیں۔ جو ہم نے دیکھا ہے اور آپ سے سنا ہے اس کو ہم محسوس کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

بوسنیا وفد بھی شامل ہوا جس میں 74/افراد شامل تھے۔ ایک مقامی این جی او کے بانی یاسمین سپاچیچ (Yasmin Spahich) صاحب ہیں۔ یہ ان کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کا اسلام اور بانیٔ اسلام سے عشق اور اس عشق کا انتشار آپ کے محبت بکھیرنے والے الفاظ میں ہوتا ہے۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے نصیحت دل کو چھو رہی تھی۔ یہی وہ کام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اگلا جلسہ اس سے بھی بہتر ہو اور یہ جلسہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قوت اور اتحاد پیدا کرنے کا باعث ہو۔

پھر یمینہ چاؤشیویچ (Emina Chaoshevich) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں مجھے جلسہ میں شامل ہو کر یہ احساس ہو گیا کہ جلسہ کے ماحول میں وہ قوت اور تاثیر ہے کہ روحانی طور پر مردہ انسان میں زندگی کی روح چلی آتی ہے۔

پھر عِلما کرے میش (Elma Krehmiche) صاحبہ ہیں کہتی ہیں میں اس موقعے سے استفادہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس عظیم جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مہمان نوازی اور جلسے کے متعلق تمام انتظامات نے مجھے حیرت انگیز طور پر متاثر کیا ہے اور خصوصاً میرا یہ weekend ایسے لوگوں کے درمیان گزرا ہے جن کے چہرے پہ ہمیشہ مسکراہٹ تھی۔

پھر وہاں بیعت کی تقریب بھی ہوئی جس میں 16/ممالک سے تعلق رکھنے والے 37/افراد نے بیعت کی توفیق پائی جس میں البانیہ، سربیا، ہالینڈ، جرمنی، چیچنیا، رومانیہ، کوسووو، بیلجیم، سیریا، ترکی، ازبکستان، لبنان، سینیگال، گھانا، گیمبیا، گنی کناکری شامل تھے۔

ایک دوست مسٹر لبینوٹ (Labinot) کوسووو کے ایک ہائی سکول کے پرنسپل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مجھ پر ایک خاص جذباتی اثر ڈالا ہے اور خاص طور پر جب آپ نے وہاں کہا کہ بیٹھ جاؤ تو اتنا بڑا مجمع فوراً بیٹھ گیا۔ یہ دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں ملا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد تو میں یہ کہتا ہوں کہ جلسہ تین دن کا نہیں ہونا چاہیے بلکہ تیس دن کا ہونا چاہیے اور کہتے ہیں بیعت کرنے کا میرا ارادہ نہیں تھا لیکن میں سب چیز سے اور پھر اس سے اتنا متاثر ہوا ہوں کہ بیعت کے دوران میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ خود بخود ہی میرا ہاتھ اٹھ گیا اور الفاظ دہرانے شروع کر دیے اور اب میں نے بیعت کر لی۔ صرف ظاہری طور پر نہیں بلکہ حقیقت میں کر لی۔

پھر آذربائیجان سے آغا صف صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں روحانیت کی اتنی بلندیوں کو دیکھوں گا۔ مربی محمود صاحب نے مجھے جماعت کے بارے میں اور اس کے عقیدے کے بارے میں معلومات دینی شروع کیں۔ مجھے یہ سب بناوٹی اور جھوٹ لگا۔ میں نے ان باتوں کو سنتے ہی انکار کر دیا لیکن معلوم نہیں تھا کہ سچ کی یہ قوت مجھے جلد اپنی طرف کھینچ لے گی۔ یقینی طور پر جماعت کی سچائی اور اس کے پیش کردہ دلائل بہت پختہ ہیں۔ ویڈیوز میں دیکھے جانے والے نظارے یہاں آ کر حقیقت میں دیکھنے کا موقع ملا۔ جلسے میں بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا لیکن ہر ایک سے مل کر ایک ہی جیسا خوشگوار احساس ہوتا تھا جو یقینی طور پر دلیل ہے کہ یہ ایک جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت بخشی۔ پہلی دفعہ جب مجھے اطلاع دی گئی تو مجھے یقین نہیں آیا۔ میں نے چار پانچ بار پوچھا کیا واقعی میں خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیعت کروں گا۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ساتھ ہی پریشان ہو گیا کہ میں تو اس قابل نہیں۔ پھر میں نے درود شریف اور استغفار کا وِرد کرنا شروع کیا۔ بیعت کا موقع آنے تک میں نہ کھا سکا اور نہ ہی کچھ اَور کر سکا۔ الحمد للہ بیعت کا موقع بھی آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی قوت بخشی، روحانی موقعے سے نوازا کہ میں بیعت کے بعد سجدے میں گر گیا اور اس ذات کا شکر ادا کیا جس نے اپنے اس ناچیز گناہگار بندے کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ پھر ملاقات کا ایک موقع بھی مل جائے گا۔ میں سارا دن کئی سوال سوچتا رہا لیکن ملاقات ہوئی تو میں بھول گیا اور صرف سب سے زیادہ فکر مند کرنے والا سوال یاد رہا کہ جلسہ کے بعد اپنے ملک جانے کے بعد کیا روحانیت کا معیار قائم رہے گا۔ تو اس پر آپ نے کہا کہ اس کو قائم رکھنے کے لیے سورت فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم اور صراط الذین انعمت علیھم اور استغفار کو باقاعدگی سے پڑھتے رہا کرو اور کہتے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ہیں میں یہاں سے یہ عہد کر کے جا رہا ہوں کہ اگلے جلسے تک اس نصیحت پر عمل پیرا رہوں گا اور اگلے جلسہ پر آ کر یہ بتاؤں گا کہ میں نے نصیحت پر عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا رہے۔

کوسووو کے وفد میں ایک دوست تھے جو پہلی دفعہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں اپنے احساسات اور جذبات کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میری زندگی میں کب سے ایک خواہش تھی کہ کوئی ایسا وجود مجھے ملے جو دنیا کی فکر کرنے والا ہو اور جس سے مل کر میرے تمام مسائل اور تکلیفیں حل ہو جائیں۔ میرا اس جلسے میں شامل ہونا خدائی تصرّف سے تھا اور بیعت کرتے ہوئے مجھے ایسے لگ رہا تھا گویا کہ میں خدا کے قریب ہو گیا ہوں۔

پھر البانیہ کے پلُّومب (Pellumb) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کیلئے بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے احمدیت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ ایک سال قبل میں ایمان سے خالی تھا اور اس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے۔ میری پیدائش اور پرورش مکمل لامذہب ماحول میں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور آپ سے ملاقات کے ذریعہ مجھے ایمان سے آراستہ کیا۔

ڈاکٹر محمد محمود صاحب کہتے ہیں جب دو سال قبل پہلی بار جلسے پہ آیا تو مجھے عجیب سا لگا اور میرے لیے بالکل نئی بات تھی کہ احمدی کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح آ گیا اور ہمیں اس کا ابھی علم نہیں ہے۔ میرے ذہن میں کئی سوالات گردش کرتے کہ ہم نے تو یہی سیکھا اور پڑھا ہے کہ مہدی عربی ہوگا اور اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ کیا یہ جماعت دینی ہے یا سیاسی۔ اسی طرح کے کئی سوالات نے میرے ذہن کو جکڑ لیا۔ ان سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے لیے میں اگلے سال پھر جلسے پر آیا اور احمدی بھائیوں سے مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی۔ جلسے کے بعد بھی میرا احمدیوں سے رابطہ رہا اور آہستہ آہستہ میرے تمام سوالات کے جوابات ملتے رہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ احمدی ہی ایک حقیقی مسلمان کی تمام صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جماعت کی محبت اور الفت سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں یہ محبت جو جماعت کے لوگوں میں پائی جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کا بیج ان کے دلوں میں نہ بوتا تو کبھی بھی یہ محبت پیدا نہ ہوتی۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے جو احساس تھا اس کو بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر بیعت پانچ گھنٹے بھی جاری رہتی تو میں بور نہ ہوتا اور نہ مجھے وقت گزرنے کا احساس ہوتا۔

کوسووو کے وفد میں ایک دوست تھے جو پہلی مرتبہ شامل ہوئے اور پانچ افراد کی ساری فیملی کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ کہتے ہیں کہ پہلے مجھے بیعت کا ایک ڈر تھا کہ کس طرح ہوگی اور جسم گھبراہٹ سے کانپ رہا تھا لیکن بیعت کرنے کے بعد پھر یہ پرسکون ہو گیا اور محسوس ہونے لگا جیسے کہ سب نارمل ہو گیا ہے۔

کمال علوان صاحب لبنانی ہیں۔ کہتے ہیں میرے پاس ایک ریسٹورنٹ تھا جس میں ایک احمدی دوست محمد شہادہ آیا کرتے تھے۔ ایک دن مجھے کہنے لگے کہ میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ امام مہدی آ بھی چکے ہیں اور وفات بھی پا چکے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد میں نے سوچا کہ یہ شخص کون تھا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد وہ احمدی آتا ہے اور دوبارہ آ کے کہتا ہے کہ امام مہدی آ چکا ہے۔ ایک دن اس نے بعض باتوں کی وضاحت کی جن میں دجال اور وفاتِ مسیح کا ذکر تھا۔ میرے لیے حیرت انگیز معلومات تھیں اور میرے دل میں گھر کر گئیں اور میرے دل میں تحریک پیدا کرنے لگیں کہ میں جماعت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں۔ پھر اس نے مجھے جلسے پر آنے کی دعوت دی جسے میں نے بخوشی قبول کر لیا۔ کہتے ہیں جلسے میں جو میرے لیے جماعت کی سچائی کی سب سے پہلی دلیل بنی وہ اتنی بڑی تعداد اور ان کا حسنِ انتظام تھا۔ جلسہ کے دوران ایک دوست نے مجھے بتایا کہ یہ خلیفۃ المسلمین ہیں۔ پھر میں نے احمدیوں سے مختلف سوالات کیے جن کا انہوں نے بڑے پیار سے جواب دیا۔ میرا دل احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہوتا چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ اگلے سال تک زندہ رہوں گا بھی یا نہیں اس لیے ابھی بیعت کرنی چاہیے تو میں نے بیعت کر لی۔ اسی طرح میری دو خوابیں بھی جماعت کی صداقت کی وجہ بنیں۔ اللہ کے فضل سے میرے ایک بیٹے نے بھی بیعت کر لی اور میں چاہتا ہوں کہ میری باقی اولاد بھی احمدی ہو جائے۔ میں آج الحوار المباشر اور خطبات جمعہ غور سے دیکھتا ہوں۔ میرے نزدیک دس شرائطِ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صرف چند شرائط ہی نہیں بلکہ یہ خدائی لائحہ عمل ہے۔ بیعت سے قبل میں دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے امام مہدی کو دیکھنے کی توفیق دے۔ گذشتہ زندگی جو جماعت کے بغیر میں نے گزاری اس پر مجھے ندامت ہوتی رہتی ہے۔ میں اس لیے ہر احمدی کا تہ دل سے احترام کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہے ہیں۔ مجھے اب اپنے بیوی بچوں اور کام کرنے کی اتنی فکر نہیں ہوتی بلکہ مجھے فکر لاحق رہتی ہے کہ میرے پاس اتنے پیسے ہوں کہ میں جماعت کی ترقی کے لیے خرچ کر سکوں اور جماعت کی خدمت کر سکوں اور اللہ تعالیٰ میری خواہش کو قبول کرے۔

پھر فواد صاحب ہیں جو کہتے ہیں کہ جماعت کے تعارف سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے میں سوچتا تھا اور مسلمانوں کی حالت پر نظر کرتا تھا جو دن بدن بُری ہوتی چلی جا رہی تھی اور یہ کہ ان کی حالت کب ٹھیک ہوگی۔ پھر جب میں جرمنی آ گیا تو میں یورپ کے عرب دوستوں کو دیکھ کر سوچا کرتا تھا کہ کیا ان لوگوں کے ذریعے سے یورپ میں اسلام پھیلے گا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آخری زمانے میں یورپ میں اسلام پھیلے گا۔ اسی دوران ایک احمدی دوست ماہر المعانی سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے جماعت کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ شروع میں تو میں نے اس کی مخالفت کی لیکن جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے جلسے پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ میں نے جلسہ دیکھا اور سوچا کہ اس قدر لوگ کس طرح ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے اور آپس میں محبت اور الفت کا تعلق بھی قائم ہو گیا۔ میں نے تہجد میں بہت دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے اسی جلسہ میں (یہ 2018ء کی بات ہے) بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ پس اس جلسہ پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے بیعت کر لی لیکن میری بیوی نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور میں نے سمجھایا کہ تم یہ کتابیں پڑھو اور خدا سے استخارہ کرو۔ تین مہینے بعد میری بیوی نے استخارہ کیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک سفید کبوتر اُن کے درمیان موجود ہے۔ میری بیوی نے پوچھا کہ یہ کبوتر کیا ہے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا یہ کبوتر اسلام پھیلانے کے لیے قُدس کے علاقے میں آیا ہے۔ اس خواب نے میری بیوی کے دل کو کھول دیا اور وہ اس جلسے میں یعنی 2019ء میں شامل ہوئی اور بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تمام فیملی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اب میں اپنے تمام رشتے داروں کو بھی تبلیغ کروں گا۔

آسٹریا سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان فاطمہ سامر صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے جلسہ جرمنی کے موقعے پر 7/جولائی کو بیعت کی ہے اور میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میری بیعت بابرکت ہو اور میری کوئی غلطی میرے اس عہدِ بیعت کو توڑ نہ دے۔ اللہ کرے کہ میں اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کر سکوں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں ذکر کیا ہے۔ پھر کہتی ہیں مَیں اپنی فیملی کے ساتھ 2011ء سے احمدی ہوں۔ لیکن بیعت فارم فِل نہیں کیا تھا اور اپنے آپ کو احمدی سمجھتی تھیں۔ کہتی ہیں دو ماہ بعد میری عمر اٹھارہ سال ہو جائے گی۔ میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ خود بیعت کروں۔ میں نے 2011ء سے اپنا بیعت فارم محفوظ کیا ہوا تھا تا کہ خود پیش کروں اور آپ کے ہاتھ پر خود بیعت کروں۔ چنانچہ اس سال یہ خواہش پوری ہو گئی اور اب وہ فارم فل کرنے سے پہلے ہی مہمانوں کو تبلیغ بھی کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نوجوانوں کے دل بھی کھول رہا ہے۔

ایک کُرد لڑکی اپنے تاثرات بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ نے احمدیت قبول کی تھی لیکن اس وقت میں تیار نہ تھی۔ اب گذشتہ چند ماہ سے مجھے شرح صدر ہو رہی ہے کیونکہ میں نے احمدیوں میں باہمی محبت دیکھی ہے اور آج آپ کا خطاب سننے سے میرے تمام خدشات دور ہو گئے ہیں۔ گذشتہ سال بھی میں آئی تھی لیکن یہ کیفیت نہ تھی جو آج ہے۔ میری والدہ بہت خوش ہوں گی کیونکہ اب مجھے بہت شدت سے احساس ہونے لگا ہے کہ اب مجھے احمدی ہو جانا چاہیے۔

جارجیا سے ایک وکیل جو یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں۔ وہ بھی آئے۔ غیر ہیں۔ کہتے ہیں انہوں نے بیعت کی جو کارروائی دیکھی۔ کہتے ہیں: میں بہت متاثر ہوا اور یہ ایک معجزہ ہے۔ بار بار کہتے تھے یہ ایک معجزہ ہے۔ اور ایک معجزہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جماعت میں باہمی محبت زیادہ ہے۔ میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بیعت کرنیوالوں کے اخلاص و وفا اور ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرماتا رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی جلسہ کی برکات سے فیض پانے والا بنائے اور مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

میڈیا کے ذریعہ سے اس سال جرمنی میں کُل تیرہ میڈیا آؤٹ لٹس (Outlets) نے اور اس کے علاوہ پھر سوشل میڈیا کے ذریعہ سائٹس پر بھی جلسہ کی کوریج دی۔ اٹلی، چین اور سلواکیہ کے آن لائن اخبارات نے خبریں دیں۔ ان کے اندازے کے مطابق دو کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعے سے بھی مختلف پروگرام آتے رہے۔ یہ ایک ہفتے تک جاری رہے گا اور ان کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ بھی ایک ملین لوگوں تک پہنچ جائے گا۔ یہ جو ریویو آف ریلیجنز کا میں نے بھی ذکر کیا یہ ابھی چل رہا ہے۔ افریقہ میں ایم۔ ٹی۔ اے افریقہ کے ذریعہ سے انہیں تعارف حاصل ہوا ہے۔ وہاں بھی جلسوں کے پروگرام دکھائے گئے اور جلسہ جرمنی کے حوالے سے جو رپورٹس بنا کر بھیجی گئی تھیں وہ وہاں گھانا کے نیشنل ٹی وی نے دکھائیں۔ گیمبیا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔ روانڈا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔ سیرالیون کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں اور یوگنڈا کے نیشنل ٹیلیویژن نے دکھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں اس جلسہ کے حوالے سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

جماعت بہت پر امن اور دہشت گردی کے بالکل خلاف ہے

جماعت احمدیہ دنیا کے تمام مسائل چاہے وہ امیگریشن ہو یا نیوکلیر جنگیں یا معاشی مسائل سب کا حل پیش کرتی ہے

خلیفہ صاحب نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں اور دیگر دنیاوی لیڈروں کے برعکس ہیں جو اپنے آپ کو باقی دنیا سے اوپر سمجھتے ہیں

ہمیں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا بے چینی سے انتظار تھا کیونکہ یہ لمحات بہت قیمتی ہوتے ہیں، خلیفہ کی آواز اور مسکراہٹ نہایت خوبصورت اور بہت متاثر کن ہے

جلسہ سالانہ بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں اسلام کی پُرامن تعلیم کا پتا چلتا ہے اور اسلام کے بارہ میں جو غلط تصورات ہیں ان کا قلع قمع ہوتا ہے

جلسہ سالانہ نہایت مفید پروگرام ہے کیونکہ اس میں عصر حاضر کے مسائل کے حل کے بارہ میں تقاریر کی جاتی ہیں

دنیا میں امن پھیلانے کی ترغیب دی جاتی ہے اور جو لوگ ایمان سے دور ہو جاتے ہیں ان کو ایمان کے قریب کرنے کے بارہ میں تعلیم دی جاتی ہے

لتھوانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

(5؍جولائی 2019 بروز جمعہ) بقیہ رپورٹ
لتھوانیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆لتھوانیا سے Laurynas Valatka (لاورینس والاتکا صاحب) نے کہا کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد اسلام کے بارے میں میری رائے 180 کے زاویے پر تبدیل ہوئی ہے۔ جماعت بہت پرامن اور دہشت گردی کے بالکل خلاف ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کے تمام مسائل چاہے وہ امیگریشن ہو یا نیوکلیر جنگیں یا معاشی مسائل سب کا حل پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں اور دیگر دنیاوی لیڈروں کے برعکس ہیں جو اپنے آپ کو باقی دنیا سے اوپر سمجھتے ہیں۔ آپ نہایت شفیق، محبت کرنے والے اور بہت اچھی حسِ مزاح کے مالک ہیں اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔

☆لتھوانیا سے Rima Povileniene (ریما پوویلی انے صاحبہ) نے کہا: جلسہ میں شمولیت سے اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اسلام اور جماعت کے تعارف اور تاریخ پر مبنی نمائش بہت ہی فائدہ مند ہے۔ جلسے کا منظم نظام حیران کن طور پر متاثر کرتا ہے۔ ہماری لتھوانین احمدی دوست Aukse Ahmed بہت محبت کرنے والی خاتون ہیں جنہوں نے جلسہ کے دوران ہر چیز کا تعارف ہمیں پیش کیا۔ تمام کارکنان بہت محبت کرنے والے اور برداشت کا مادہ رکھنے والے ہیں۔ حضور سے ملاقات کے دوران بہت سکون اور امن حاصل ہوا اور آپ کے جوابات سے بہت متاثر ہوں۔

☆لتھوانیا سے Stanislava Ligeikiene (ستانس لاوا لیگیئی کی انے صاحبہ) نے کہا کہ مسلمانوں سے میرا تعلق 1970ء سے ہے۔ جماعت کی اتنی بڑی تعداد کا ایک جگہ ایک مقصد کیلئے اکٹھا ہونا اور نہایت خوش اسلوبی سے اتنی بڑی تعداد کا نماز ادا کرنا اور دعائیں کرنا بہت متاثر کرتا ہے۔ حضور کا اس سوال کہ ’اپنی روح کو کیسے پاک کیا جائے؟‘ کا جواب بہت اچھا لگا کہ روح کو پاک کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اس سے بخشش طلب کریں اور اس سے پیار کریں وہ آپ سے پیار کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: روح کو پاک کرنے کیلئے اسلام کا اپنا نظریہ ہے۔ عیسائیت کا اپنا نظریہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں ہمیشہ صحیح راستہ پر چلائے۔ گناہوں سے پاک کرے۔ پھر اس پاکیزگی پر قائم رکھنے کی توفیق دے۔ یہ احساس پیدا ہو کہ میرے ہر کام کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ احساس ہو جائے کہ خدا میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے تو پھر انسان وہی کام کرے گا جو ٹھیک ہوگا اور صحیح ہوگا۔

☆لتھوانیا سے ایک میاں بیوی Zilvinas Juzulenas اور Jurgita Juzuleniene (زلوینس یوزولینس صاحب اور یورگیتا یوزولیانے صاحبہ) جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں جلسہ میں شمولیت کر کے بہت خوشی ہے۔ ہم اپنی دو سالہ بچی کے ساتھ آئے ہیں۔ چھوٹی بچی کے ساتھ سفر کرنا مشکل تھا لیکن جلسہ کے ماحول اور خلیفہ صاحب کی محبت ہمیں یہاں کھینچ لائی۔ جلسہ کے دوران صبر اور برداشت کا معیار بہت بلند تھا۔ لوگ بہت خوش اخلاق تھے۔

وہ بتاتے ہیں: ہمیں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا بے چینی سے انتظار تھا کیونکہ یہ لمحات بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ بہت یادگار لمحات ہیں۔ خلیفہ کی آواز اور مسکراہٹ نہایت خوبصورت اور بہت متاثر کن ہے۔ ہم نے اپنی والدہ اور بیٹی کیلئے دعا کی درخواست بھی کی۔ خلیفہ صاحب کی دعائیں ہمارے لیے بہت قیمتی ہیں۔ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ محبت، صبر اور نیک تعلیم کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لتھوانیا میں ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ حضور لتھوانیا کب تشریف لائیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ پوچھ رہے ہیں کہ کب آئیں گے؟ آپ دعوت کیوں نہیں دیتے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم دعوت دیتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بڑی آہستہ آواز میں دعوت دی ہے۔ اس پر موصوف نے مسکراتے ہوئے بلند آواز سے کہا ہم حضور انور کو دعوت دیتے ہیں۔

☆لتھوانیا سے ایک Lawyer کمپنی کے سربراہ Sarunas Badauskas (شارونس باداوسکس صاحب) بھی جلسہ میں شریک تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں اسلام کی پرامن تعلیم کا پتہ چلتا ہے اور اسلام کے بارہ میں جو غلط تصورات ہیں انکا قلع قمع ہوتا ہے۔

☆Boleslav Ragucki (بولے سلاو راگوتسکی صاحب) نے کہا کہ اتنے اہم اور بڑے جلسہ میں شمولیت میرے لیے بہت خوشی کا باعث ہے۔ مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم جاننے کا موقع ملا۔ میں نے بہت سی اچھی اور پرحکمت باتیں سنیں۔ مجھے یہاں کا نظام بہت اچھا لگا۔

☆ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ حضور خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے بے حد مصروف ہیں۔ حضور اپنی hobbies کے لیے کیسے وقت نکالتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ: ’’میری hobby جماعت کا کام ہی ہے۔‘‘

☆لتھوانیا سے Yaqubov Dadojon (یعقوبو دادوجان صاحب) بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات نہایت منظم طریق سے کیے گئے۔ رضا کاروں نے مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔ تقاریر کا معیار بہت اچھا تھا خاص کر مجھے جرمن تقریر بہت اچھی لگی جس میں بہت ساری نصائح کی گئیں۔ میری خواہش ہے کہ احمدیہ جماعت پوری دنیا میں پھیل جائے۔

☆Marija Ragucka (ماریا راگوتسکا صاحبہ) نے کہا کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بہت برداشت کا ماحول تھا۔ مجھے خلیفہ سے مل کر بہت خوشی محسوس ہوئی۔ ان کی باتیں حکمت سے پر تھیں۔ ملاقات کے بعد بھی میں اس خوشی کو محسوس کر رہی ہوں۔

☆ ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمام قوموں میں انبیاء بھجوائے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود کہا کہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں (lost tribes) کیلئے آیا ہوں۔ بائبل میں اس کا ذکر ہے۔ مسیح علیہ السلام نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ ساری دنیا کیلئے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ساری دنیا کیلئے آیا ہوں۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ کو ساری دنیا کیلئے، تمام اقوامِ عالم کیلئے مبعوث فرمایا گیا۔ اور قرآن کریم آخری شریعت ہے اور قیامت تک کیلئے ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء خدا کی طرف سے آئے ہیں اور مختلف اقوام اور علاقوں کی طرف مبعوث کیے گئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر انسان مذہب کو اختیار کرنے

کے لحاظ سے آزاد ہے۔ جو نہیں مانتے وہ بھی ہمارے دوست ہیں، انسانیت کی حیثیت سے سب دوست ہیں۔ ہم تو سب سے محبت و پیار کا تعلق رکھتے ہیں۔

☆ ایک سوال کے جواب میں کہ احمدی اور باقی مسلمانوں میں کیا فرق ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر آئے گا۔ ایک مصلح آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا۔ جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ وہ یہ مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صورت میں آچکا ہے جبکہ دوسرے مسلمان ابھی تک اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے اور آپ نے جماعت کی بنیاد رکھی جو آج ساری دنیا میں اشاعت اسلام کا کام کررہی ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی مسیح مہدی نہیں آیا اور تم آنے والے کو نبی مانتے ہو جبکہ ہم کسی نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ اس پر ہم ان کو یہ دلیل دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آنے والے کا نام 'نبی اللہ' رکھا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دوسرے مسلمان ہمیں دائرہ اسلام سے باہر نکالتے ہیں اور کافر کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم کہتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آئے اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی اور قرآن کریم کی تعلیم پیش کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دو مقاصد لیکر آیا ہوں ۔ ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو، خدا تعالیٰ کو پہچانو اور دوسرا یہ کہ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرو، ہر ایک دوسرے کا حق ادا کرے۔ یہی اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بہت پُر معانی تھا۔ میں اس پر حضور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

☆ ایک دوست نے سوال کیا کہ عیسائیوں اور یہود کے پاس تو ten commandments ہیں جبکہ مسلمانوں کے پاس کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کے پاس قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ہم احمدی اس پر عمل کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیوں کیلئے دس شرائط بیعت رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے لے کر بندوں کے حق ادا کرنے تک ساری باتیں ان میں آگئی ہیں۔ جو احمدی بیعت کرتا ہے وہ ان سب پر عمل کرتا ہے۔

☆ لتھوانیا سے Jeronimas Laucius (یارونیمس لاوتسس صاحب) نے کہا کہ میں مصنف ہوں اور آپ کی جماعت کی امن کی کوششوں کو ہمیشہ اخبارات اور رسائل میں لکھتا رہوں گا۔ میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور یہ جلسہ مجھے پچھلے جلسہ کا تسلسل ہی لگا ہے۔ جلسہ سالانہ نہایت مفید پروگرام ہے کیونکہ اس میں عصر حاضر کے مسائل کے حل کے بارہ میں تقاریر کی جاتی ہیں، دنیا میں امن پھیلانے کی ترغیب دی جاتی ہے اور جو لوگ ایمان سے دور ہو جاتے ہیں ان کو ایمان کے قریب کرنے کے بارہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ مجھے خلیفہ صاحب کی تقاریر سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

☆ لتھوانیا سے Henrikas Sargelis (ہینرکس سرگیلس صاحب) بیان کرتے ہیں کہ: پہلے میں اسلام کے متعلق منفی سوچ رکھتا تھا اور اب جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میری سوچ مثبت ہوگئی ہے۔ میرے دل میں مسلمانوں کیلئے عزت کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ نئی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ میرا مذہب کی طرف رجحان بھی بڑھ گیا ہے۔ جلسہ کے انتظامات نہایت منظم طور پر کیے گئے اور تمام لوگ بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ خلیفہ صاحب سے ملاقات کا تجربہ بہت اچھا رہا۔ ان سے بہت سادہ اور اچھے انداز میں گفتگو ہوئی ۔ میرے دل میں ان کیلئے نہایت عزت کے جذبات ہیں۔

☆ لتھوانیا سے Danguole Sarapiniene (دانگوالے سارا پینی انے صاحبہ) نے کہا کہ مجھے دوسری مرتبہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ بہت منظم اور خوشگوار ماحول تھا۔ خلیفہ صاحب سے مل کر بہت خوشی محسوس ہوئی اور ان کے ساتھ تصویر بنانے کا موقع بھی ملا۔ جب میری بیٹی کی شادی ایک احمدی مسرور احمد قمر سے ہوئی تو شروع میں میرے خیالات اسلام کے بارہ میں منفی تھے۔ میں نے جب اپنے داماد کا بیٹی کے ساتھ اچھا رویہ دیکھا اور جب مجھے انہوں نے اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا تو مجھے اطمینان ہو گیا اور میں نے اسلام کو دوسرے انداز سے دیکھنا شروع کیا۔ جلسہ سے مجھے اسلام کی اور واقفیت حاصل ہوئی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔

☆ لتھوانیا سے Danuta Sargeliene (دانوتا سارگیلی انے صاحبہ) نے کہا کہ میں تمام مذاہب کا احترام کرتی ہوں اور اسی طرح اسلام کا بھی۔ جلسہ میں شرکت کر کے میرا اسلام کے بارہ میں علم بڑھا ہے۔ خاص طور پر مسلمانوں کا عورتوں سے سلوک بہت اچھا ہے۔ جلسہ نہایت منظم تھا۔ مجھے اخلاص سے بھرپور عبادتوں کو دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

☆ لتھوانیا سے Abdussator Boboev (عبدالستار بوبوایو صاحب) نے کہا کہ میں نے احمدیوں کے بارہ میں سنا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں اور شراب کو جائز سمجھتے ہیں۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے احمدیوں کی مسجد دیکھی اور اس میں نماز پڑھی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور پانچ ارکان دین پر عمل کرتے ہیں۔ جلسہ میں شامل ہوکر پتہ چلا کہ یہ امام مہدی کو مانتے ہیں اور بالکل شراب نہیں پیتے اور حرام سے بچتے ہیں۔ یہاں جلسہ میں شامل ہوکر احمدیہ جماعت کے بارہ میں بہت معلومات ملی ہیں اور میں بنیادی طور پر آپ لوگوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ ارکان دین اور ارکان اسلام وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہوتے ہیں۔ مجھے اب علم ہوا ہے کہ آپ لوگ امام ابوحنیفہ کو امام سمجھتے ہو اور ان کی فقہ پر عمل کرتے ہو۔ جلسہ میں بہت کچھ اچھا لگا۔ یہاں پر حج کے بعد دوسری مرتبہ اتنے مسلمانوں کو اکٹھے ہوتے دیکھا۔ خلیفہ صاحب سے ملاقات بہت اچھا تجربہ تھا۔ ان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ جب میں تاجکستان ہوتا تھا تو ایم ٹی اے پر ان کو دیکھا کرتا تھا اور بہت متاثر ہوتا تھا۔ وہ بہت نیک انسان ہیں۔

لتھوانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 9 بجکر 20 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

کلامُ الامام

اپنے دینی علم کو بڑھاؤ

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 275)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

نوافل کی طرف توجہ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالبِ دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

حقیقی اور دائمی امن عالم کا قیام

اگرچہ ہم سب دنیا کے بگڑتے حالات سے واقف ہیں لیکن بہت سے لوگوں کو اس کا ادراک نہیں ہے کہ
بعض ملکوں کے آپس کے تعلقات کس حد تک کشیدہ ہو چکے ہیں اور یہ کہ اس کشیدگی کے کتنے تباہ کن اثرات مترتب ہو سکتے ہیں

باوجود اس کے کہ دنیا میں اس وقت اتنے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں جو چند گھنٹوں میں انسانی تہذیب کو
صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے کافی ہیں، یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ ایٹمی جنگ کے اندیشے کی طرف دنیا کی توجہ بہت کم ہے

ہتھیاروں کا عدم پھیلاؤ تو عوامی دباؤ کے نتیجہ میں ہی ممکن ہو سکتا ہے
یعنی جب ’’انسانیت‘‘ کی آواز کے سامنے اسلحہ کے تاجروں اور جنگ پر ہر وقت آمادہ دنیوی حکمرانوں کی آواز دب جائے

ضروری ہے کہ قومیں اور ان کے لیڈر اپنی توجہ صرف اپنے ملکی مفادات پر مرکوز رکھنے کی بجائے عالمی مفادات کو پیش نظر رکھیں

ہر فریق کو برداشت کی روح کے ساتھ دنیا میں پائیدار امن کے فروغ جیسے مشترکہ مقصد کیلئے کوشش کرنی چاہئے

ایسی جنگ کا کوئی فاتح نہیں ہو سکتا جو سب مل کر اپنے ہی خلاف لڑ رہے ہیں، بالخصوص اگر وہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر منتج ہو اس امکان کو رد بھی نہیں کیا جا سکتا

اگر ہم عصر حاضر کے چیدہ چیدہ مسائل کا سرسری جائزہ بھی لیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ دنیا تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے

پس دنیا ایک ایسے دائرے میں الجھ چکی ہے جس میں ایک تنازعہ دوسرے کو جنم دے رہا ہے کیونکہ آپس کی دشمنیاں اور نفرتیں پہلے سے زیادہ گہری ہوتی جا رہی ہیں

پناہ گزینوں کے مسئلہ کا دیرپا حل یہی ہے کہ جنگ سے متاثر ممالک میں امن قائم کیا جائے اور
وہاں پر مجبوری کی حالت میں خوف اور تنگ دستی کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور عوام کی مدد کی جائے تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں

اسلامی نقطہ نظر کی رو سے ہمیں تمام دنیا کو متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، کرنسی کے اعتبار سے بھی ساری دنیا کو یکجا ہو جانا چاہئے، اسی طرح کاروبار اور تجارتی لحاظ سے بھی دنیا کو ایک ہو جانا چاہئے، پھر آزادانہ نقل و حرکت اور امیگریشن کے لحاظ سے بھی موزوں اور قابل عمل پالیسیاں بننی چاہئیں تاکہ ساری دنیا ایک ہو جائے

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن کے قیام کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ قومیں ایک دوسرے کے ساتھ عدل کا سلوک روا رکھیں

طاقتور قومیں بجائے اپنی دولت اور وسائل پر مطمئن رہنے کے اپنی طاقت کے بل بوتے پر غریب ممالک کو اپنے زیرنگیں کرنے کی کوشش کرتی ہیں

ہمیں اپنی ساری طاقتیں اور قوتیں امن کے قیام میں صرف کرنی چاہئیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 16ویں نیشنل پیس سمپوزیم منعقدہ 9؍مارچ 2019ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معرکہ آرا صدارتی خطاب کا اُردو ترجمہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 مارچ 2019 بروز ہفتہ مسجد بیت الفتوح مورڈن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی سولہویں سالانہ امن کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں تیس سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں سات سو کے قریب غیر احمدی و غیر مسلم مہمان بھی شامل تھے۔ اسی روز شام پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ شام سات بجے حضور انور نے طاہر ہال تشریف لا کر پیس کانفرنس کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعدہ تقریب میں شامل مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کیے جس کے آخر پر سال 2018 میں پیس پرائز کے حقدار قرار پانے والے مکرم فریڈ میڈنک صاحب اور ان کی تنظیم کے متعلق ایک ڈاکیومنٹری دکھائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس عطا فرمایا۔ بعدہ حضور انور نے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا خطاب آٹھ بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 5؍اپریل 2019 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، معزز مہمانان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہر سال جماعت احمدیہ مسلمہ اس پیس سمپوزیم کا انعقاد کرتی ہے جس میں عصر حاضر کے مسائل اور دنیا کی عمومی صورتحال کا جائزہ لیا جاتا ہے اور میں ان مسائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس تقریب کے عالمی سطح پر کیا اثرات مترتب ہوتے ہیں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس کا مجھے علم نہیں، تاہم قطع نظر اس سے کہ اس کا باقی دنیا پر کیا اثر ہے، ہم امن اور عدل کے قیام اور فروغ کے سلسلہ میں اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی ہماری طرح دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کے خواہشمند ہیں۔

یقیناً آپ سب بھی یہ خواہش رکھتے ہوں گے کہ آج کے اس دور میں دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر دینے والی جنگوں اور تنازعات کا خاتمہ ہو جائے اور ایک ایسا پُرامن معاشرہ قائم ہو جائے جس میں تمام قومیں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے باہم مل جل کر امن کے ساتھ رہ سکیں۔ مگر یہ ایک انتہائی افسوسناک حقیقت ہے کہ بجائے یہ کہ جنگوں اور تنازعات سے ہاتھ کھینچا جائے ہر سال اس کے برعکس ہی دیکھنے میں آ رہا ہے۔ جہاں دشمنیاں شدت اختیار کر رہی ہیں اور جنگ کے نئے محاذ کھولے جا رہے ہیں وہاں پہلے سے موجود آپس کی عداوتیں بھی ختم ہوتی دکھائی نہیں دیتیں۔

اگرچہ ہم سب دنیا کے بگڑتے حالات سے واقف ہیں لیکن بہت سے لوگوں کو اس بات کا ادراک نہیں ہے کہ بعض ملکوں کے آپس کے تعلقات کس حد تک کشیدہ ہو چکے ہیں اور یہ کہ اس کشیدگی کے کتنے تباہ کن اثرات مترتب ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر Bloomberg Businessweek کے گزشتہ شمارہ میں ایک صحافی Peter Coy لکھتے ہیں: ’’باوجود اس کے کہ دنیا میں اس وقت اتنے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں جو چند گھنٹوں میں انسانی تہذیب کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے کافی ہیں یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ ایٹمی جنگ کے اندیشے کی طرف دنیا کی توجہ بہت کم ہے......اب جبکہ امریکہ اور روس کے درمیان ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کا معاہدہ ختم ہو چکا ہے اس جانب خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی ایک نئی دَوڑ جنم لے رہی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایک عام انسان اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہے تو ہتھیاروں کا عدم پھیلاؤ تو عوامی دباؤ کے نتیجہ میں ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ یعنی جب ’انسانیت‘ کی آواز کے سامنے اسلحہ کے تاجروں اور جنگ پر ہر وقت آمادہ دنیوی حکمرانوں کی آواز دب جائے۔‘‘

مضمون نگار نے اپنے اس آرٹیکل میں

Middlebury Institute of International Studies سے منسلک Nikolai Sokov کی طرف سے جاری کردہ ایک انتباہ کو بھی شامل کیا ہے:’’تمام علامات اس بات کی نشان دہی کر رہی ہیں کہ یورپین ممالک خطرناک حد تک ایٹمی ہتھیاروں اور روایتی جنگی ساز وسامان کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔‘‘

اس مضمون کے بقیہ حصہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عالمی سطح پر ہتھیاروں کی ایک نئی دوڑ شروع ہو چکی ہے نیز یہ کہ ایٹمی جنگ کے خطرہ کی نوعیت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

انڈیا اور پاکستان کے درمیان گزشتہ دنوں اچانک پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال دنیا کے سامنے ہے۔ یہ دونوں ممالک ایٹمی طاقتیں ہیں اور دونوں نے مختلف ممالک کے ساتھ ظاہری یا خفیہ اتحادی معاہدے کر رکھے ہیں جن کی وجہ سے ان کے درمیان ہونے والی کسی بھی جنگ کے ممکنہ نتائج بہت وسیع اور تباہ کن ہوں گے۔

میں بارہا اس امر کا اظہار کر چکا ہوں کہ کچھ ایٹمی طاقتوں کے سربراہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کیلئے ہر وقت آمادہ نظر آتے ہیں جس سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہیں اس کے خوفناک نتائج کا ادراک نہیں۔ یہ ہتھیار نہ صرف ان ممالک کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی طاقت رکھتے ہیں جن کے خلاف یہ استعمال کیے جائیں بلکہ ان کا استعمال تو تمام دنیا کے امن اور سلامتی کیلئے خطرہ ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ قومیں اور ان کے لیڈر اپنی توجہ صرف اپنے ملکی مفادات پر مرکوز رکھنے کی بجائے عالمی مفادات کو پیش نظر رکھیں ۔ امن کے فروغ کیلئے دیگر ممالک اور گروہوں سے مذاکرات بہت اہمیت کے حامل ہیں ۔ ہر فریق کو برداشت کی روح کے ساتھ دنیا میں پائیدار امن کے فروغ جیسے مشترکہ مقصد کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔

Spiegel Online کو دیے گئے ایک حالیہ انٹرویو میں جرمنی کے سابقہ وزیر خارجہ Sigmar Gabriel نے خبردار کیا ہے کہ دنیا موجودہ جغرافیائی سیاست کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خطرات کو نظرانداز کر رہی ہے۔ انہوں نے دنیا کے موجودہ حالات کا 1945ء اور 1989ء کے حالات سے موازنہ کرتے ہوئے کہا:’’دنیا کے حالات بڑی تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں......مغرب مختلف گروہوں میں بٹ چکا ہے......گزشتہ ستر سالوں کے دوران رونما ہونے والی ایک نمایاں تبدیلی یہ ہے کہ پہلے ہم امریکہ پر بطور ایک رہنما ملک اعتماد کر سکتے تھے۔ لیکن آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ جب یورپ کو اپنی خودمختاری کی جنگ درپیش ہے۔‘‘

اسی طرح نیویارک ٹائمز کے ایک آرٹیکل میں روس کے سابق رہنما Mikhail Gorbachev نے بیان کیا کہ امریکہ اور روس کے درمیان حالیہ Treaty.I.N.F کے خاتمہ کے نتیجہ میں ایٹمی ہتھیاروں کی ایک نئی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:’’ہتھیاروں کی ایک نئی کشمکش شروع ہو چکی ہے۔ Treaty.I.N.F کا خاتمہ دنیا میں زور پکڑنے والی عسکریت پسندی (militarisation) کے نتیجہ میں ہونے والا کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ اس سے قبل 2002ء میں امریکہ اینٹی بیلسٹک میزائل کے معاہدہ سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور اس سال ایران کے ساتھ کیے جانے والے نیوکلیئر (جوہری) ہتھیاروں کے معاہدہ کا ختم ہونا بھی اسی رجحان کا شاخسانہ ہے۔ عسکری اخراجات آسمانوں کو چھونے لگے ہیں اور روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔‘‘

ایٹمی جنگ کے خطرہ سے خبردار کرتے ہوئے گورباچوف لکھتے ہیں:’’ایسی جنگ کا کوئی فاتح نہیں ہو سکتا جو سب مل کر اپنے ہی خلاف لڑ رہے ہوں۔ بالخصوص اگر وہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر منتج ہو۔ اس امکان کو رد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اندھا دھند ہتھیاروں کی دوڑ، بین الاقوامی تناؤ، بین الاقوامی سطح پر دشمنیاں اور عدم اعتماد کی فضا جلتی پر تیل کا کام کر رہی ہے۔‘‘

لہٰذا ماہر تجزیہ کار اور سیاست دان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایٹمی جنگ اب کوئی بعید از قیاس بات نہیں بلکہ اس کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے اور اسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

اگر ہم عصر حاضر کے چیدہ چیدہ مسائل کا سرسری جائزہ بھی لیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ دنیا تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ سال امریکہ نے بڑے اعتماد سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ شمالی کوریا کے ساتھ ایک تاریخی امن معاہدہ کرنے میں کامیاب ہونے والا ہے جبکہ اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔

اسکے علاوہ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعات بھی شدّت پکڑتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ تقریباً ایک دہائی سے شام خونریزی کا شکار ہے اور ملک کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ خانہ جنگی اب خاتمہ کے قریب ہے، مگر گزشتہ دہائی میں سوائے لاکھوں لوگوں کے مرنے اور اس سے کہیں زیادہ افراد کے بے گھر ہو جانے کے اور کیا حاصل ہوا ہے؟ اس تمام کارروائی کا کوئی بھی مثبت نتیجہ نہیں نکلا اور اب بھی مستقبل غیر یقینی اور مخدوش ہے کیونکہ ایسے ممالک جنکے ذاتی مفادات شام کے مستقبل کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے درمیان تناؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک طرف روس اور ترکی کا اتحاد ہے تو دوسری طرف امریکہ اور سعودی عرب مل کر ایران پر دباؤ ڈال رہے ہیں اور اس پر مزید پابندیاں لگانے کی کوشش میں ہیں۔ سیاسی مبصرین اس بات کا کھلے عام اظہار کر رہے ہیں کہ ان ممالک کا مقصد صرف مشرقِ وسطیٰ پر اپنا تسلط قائم کرنا ہے۔

ایک اَور تشویشناک بات ترکی اور کرد اقوام کے درمیان بگڑتے ہوئے حالات ہیں جہاں کرد خودمختاری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پس دنیا ایک ایسے برے دائرے میں الجھ چکی ہے جس میں ایک تنازعہ دوسرے تنازعہ کو جنم دے رہا ہے کیونکہ آپس کی دشمنیاں اور نفرتیں پہلے سے زیادہ گہری ہوتی جا رہی ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ یہ مسائل ہمیں آخر کہاں تک لے جائیں گے اور اس کے کتنے خوفناک نتائج ظاہر ہوں گے۔ یہ سب کچھ تو میں نے نمونۃً بیان کیا ہے، ان کے علاوہ بھی بہت سے ایسے تشویشناک مسائل ہیں جن سے دنیا کے امن اور خوشحالی کو شدید خطرہ لاحق ہے۔

مثال کے طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ دہشت گرد گروپ ’داعش‘ اب اپنی تباہی کے دہانے پر ہے اور ان کی نام نہاد خلافت بھی دم توڑ چکی ہے۔ لیکن بعض ماہرین ابھی بھی خبردار کر رہے ہیں کہ گو کہ ’داعش‘ اپنے علاقائی تسلط کو کھو چکی ہے لیکن اسکے پُرتشدد نظریات میں زندگی کی رمق ابھی بھی باقی ہے اور اسکے جو ممبران بچ نکلے ہیں وہ دنیا میں پھیل رہے ہیں اور وہ کسی وقت بھی دوبارہ منظم ہو کر یورپ یا دوسرے مقامات پر حملے کر سکتے ہیں۔ مزید برآں مغربی دنیا کے سر پر ’قومیت پرستی‘ کا بھوت دوبارہ سوار ہو گیا ہے اور دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے شدّت پسند گروہ مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔

ان پارٹیوں کو بے شک سیاسی طور پر واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی لیکن پھر بھی جب تک معاشرے کی ہر سطح پر انصاف قائم نہ ہو جائے یہ پارٹیاں مقبولیت حاصل کرتی رہیں گی۔ ان کی مقبولیت کی ایک بہت بڑی اور بنیادی وجہ پناہ گزینوں کی تعداد میں اضافہ ہے جس سے لوگوں میں بے چینیاں جنم لے رہی ہیں اور یہ نظریہ جڑ پکڑ رہا ہے کہ ان ممالک کے اصل شہریوں کے وسائل بجائے اُن پر خرچ ہونے کے غیر ملکی پناہ گزینوں کی امداد پر خرچ کیے جا رہے ہیں۔ میں پہلے بھی اس موضوع پر تفصیل سے بات کر چکا ہوں اس لیے پرانی باتیں دہرانا نہیں چاہتا۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اگر قیامِ امن کیلئے حقیقی کوششیں کی جائیں اور تمام ملکوں کو ترقی حاصل کرنے میں مدد دی جائے تو لوگوں کی اپنے گھروں سے بھاگ کر باہر کے ملکوں میں منتقل ہونے کی مجبوری اور خواہش خودبخود ماند پڑ جائے گی۔

لوگ تو صرف یہی چاہتے ہیں کہ وہ اپنے خاندانوں کی کفالت کرنے کے قابل بن جائیں اور جب اس کے دروازے بھی ان پر بند کیے جائیں گے تو پھر بہتر زندگی کے حصول کیلئے یہ لوگ اپنے ملک چھوڑنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ پناہ گزینوں کے مسئلہ کا دیرپا حل یہی ہے کہ جنگ سے متاثرہ ممالک میں امن قائم کیا جائے اور وہاں پر مجبوری کی حالت میں خوف اور تنگ دستی کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور عوام کی مدد کی جائے تا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

مختصرًا یہ کہ مہاجرین یا سیاسی پناہ لینے والے جب اپنے ممالک کی سیاسی یا مذہبی صورتحال کی وجہ سے مغربی ممالک کا رُخ کرتے ہیں تو جہاں ان کے ساتھ عزت و احترام کا سلوک ہونا چاہیے وہاں یہ بھی مدِنظر رہے کہ انہیں مہیا کی جانے والی امداد اور مراعات سے مقامی شہریوں کی سہولیات متأثر نہ ہوں۔

مہاجرین کی اس بات پر حوصلہ افزائی ہونی چاہیے کہ وہ جلد از جلد اپنے لیے ذریعۂ معاش تلاش کریں بجائے اسکے کہ لمبے عرصہ تک حکومت کی طرف سے احسان کے طور پر ملنے والے الاؤنس اور مراعات پر گزارا کرتے رہیں۔ انہیں خود بھی چاہیے کہ وہ محنت کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور معاشرے کی ترقی میں مثبت کردار ادا کریں ورنہ اگر انہیں مسلسل ٹیکس ادا کرنے والوں کے پیسہ سے امداد مہیا کی جاتی رہی تو اس سے لازماً شکوے جنم لیں گے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاشی اور اقتصادی محرومیاں معاشرے میں نفرت اور بے چینی پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ بعض گروہ اس بے چینی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر مہاجرین کو یا کسی خاص مذہب کے ماننے والوں کو ملزم ٹھہراتے اور ان کے خلاف نفرت پھیلانے لگتے ہیں۔

پس یورپ میں یہ تاثر پیدا ہو چکا ہے کہ ایشیائی، افریقی اور بالخصوص مسلمان تارکینِ وطن معاشرے کیلئے خطرہ ہیں۔ امریکہ میں بھی لوگ مسلمانوں اور ہسپانوی لوگوں کے متعلق جو میکسیکو کے ذریعہ ان کے ملک میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اسی قسم کے خدشات رکھتے ہیں۔ بہرحال میرا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ اگر بڑی طاقتیں ذاتی مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے مخلص ہو کر غریب ممالک کے اقتصادی حالات کو بہتر کرنے کی کوشش کریں اور ان کے ساتھ ہمدردی اور عزت و احترام کا سلوک کریں تو اس قسم کے مسائل کبھی پیدا ہی نہ ہوں۔

یہاں برطانیہ میں Brexit اور مستقبل میں برطانیہ کے یورپی یونین کے ساتھ تعلقات کے حوالہ سے صورتحال بہت زیادہ غیر یقینی ہے۔ 2012ء میں یورپین پارلیمنٹ میں مَیں نے اپنے خطاب میں اس موضوع پر کھل کر اظہارِ خیال کیا تھا اور کہا تھا کہ: ’’آپ لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے اس اتحاد کو قائم رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ عوام الناس کے خدشات اور پریشانیاں ہر حال میں دور ہونی چاہئیں۔‘‘

میں نے اُس وقت یہ بھی کہا تھا کہ یورپ کی مضبوطی اس کے متحد رہنے میں ہے۔ اس قسم کے اتحاد سے آپ کو نہ صرف یہاں یورپ میں فائدہ ہوگا بلکہ عالمی سطح پر بھی یہ اتحاد اس براعظم کی طاقت اور اثر و رسوخ کو قائم رکھنے کا ذریعہ بنے گا۔

سات سال قبل میں نے اپنی تقریر میں عوام الناس کے امیگریشن کے متعلق خدشات دور کرنے کی اہمیت اور یورپی یونین کے اتحاد کے فوائد پر بھی زور دیا تھا۔

تاہم لوگوں کے تحفظات پر پوری طرح توجہ نہیں دی گئی اس وجہ سے یورپ بھر میں لوگ یورپی

یونین کی افادیت پر سوالات اُٹھانے لگ گئے۔اس کی بدترین مثال Brexit ہے۔ بعض دیگر یورپین ممالک مثلاً اٹلی، سپین اور حتیٰ کہ جرمنی میں بھی قوم پرست پارٹیاں مقبولیت حاصل کر رہی ہیں اور سیاسی میدان میں نشستیں بھی جیت رہی ہیں۔اس وجہ سے وہ یورپی یونین کو مزید کمزور کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ امیگریشن مخالف ایجنڈے کو فروغ دے رہی ہیں۔

میرا خیال تھا کہ یورپ اپنے اتحاد کو مزید فروغ دے گا لیکن گزشتہ کچھ سالوں سے یہاں تفرقہ اور پھر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی افراتفری غالب ہوتی نظر آرہی ہے۔اس قسم کی بے چینیاں کیوں جنم لے رہی ہیں؟ یہ بے چینیاں کچھ اقتصادی مسائل کی وجہ سے اور کچھ بعض حکومتوں کی عوام کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرنے میں ناکامی اور اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت نہ کرسکنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔میرا نقطہ نظر یہی ہے کہ عالمی سطح پر باہمی تعاون دنیا کے حالات میں بہتری پیدا کرنے اور متحد رہنے کیلئے ایک مثبت کردار ادا کرتا ہے۔اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یورپی پارلیمنٹ میں مَیں نے یہ بھی کہا تھا ’’اسلامی نقطۂ نظر کی رو سے ہمیں تمام دُنیا کو متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔کرنسی کے اعتبار سے بھی ساری دنیا کو یکجا ہوجانا چاہیے۔اسی طرح کاروبار اور تجارتی لحاظ سے بھی دنیا کو ایک ہوجانا چاہیے۔پھر آزادانہ نقل وحرکت اور امیگریشن کے لحاظ سے بھی موزوں اور قابلِ عمل پالیسیاں بنی چاہئیں تاکہ ساری دنیا ایک ہوجائے۔‘‘

چنانچہ اسلامی نقطہ نظر یہی ہے کہ اتحاد ہی قیامِ امن کا بہترین ذریعہ ہے۔لیکن افسوس کی بات ہے کہ متحد ہونے کی بجائے ہم لوگ تفرقہ کا شکار ہو رہے ہیں اور دنیا کے مشترکہ مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں۔میرا یقین ہے کہ اس قسم کی پالیسیاں آئندہ آنے والے وقتوں میں بلکہ اس وقت بھی دنیا کے امن وامان کو کمزور کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن کے قیام کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ قومیں ایک دوسرے کے ساتھ عدل کا سلوک روا رکھیں۔

اگر بعض ممالک کو مسائل کا سامنا ہو تو دوسری قوموں کو چاہیے کہ وہ ان ممالک کی بے نفس ہوکر مدد کریں اور اپنے ذاتی مفادات کو پسِ پشت ڈال دیں۔مثال کے طور پر قرآن کریم میں آتا ہے کہ اگر دو فریقوں کے درمیان جنگ یا اختلاف ہے تو دوسری قوموں کو چاہیے کہ وہ بغیر کسی ایک فریق کی طرفداری کرنے کے ثالثی کا کردار ادا کریں اور مسائل کا پُرامن حل تلاش کریں۔ہاں، اگر ایک فریق ناانصافی پر قائم رہے اور پُرامن حل پر آمادہ نہ ہو تو پھر دوسری اقوام کو چاہیے کہ وہ ظالم قوم کو ظلم سے باز رکھنے کیلئے متحد ہوجائیں۔ جب ظلم کرنے والا فریق اپنی زیادتیوں سے باز آجائے تو پھر ایسی صورت میں اسلام واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ غیر منصفانہ پابندیاں لگاکر یا اس قوم کے وسائل کو لوٹ کر اس سے بدلہ ہرگز نہ لیا جائے۔

لیکن بعض ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جو جنگ سے متاثرہ قوموں کے علاقوں میں مداخلت کرتے ہیں یا امن کے نام پر ان پسماندہ ممالک کی امداد کرتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہی مختلف بہانوں سے ان کے وسائل پر قبضہ کرلیتے ہیں۔ طاقتور قومیں بجائے اپنی دولت اور وسائل پر مطمئن رہنے کے اپنی طاقت کے بل بوتے پر غریب ممالک کو اپنے زیرنگیں کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اس بے چینی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بداثرات کی بنیادی وجہ، خواہ وہ مشرق ہو یا مغرب، معاشی ناانصافیاں ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ قوموں اور ملکوں کے بیچ معاشی تفریق کو کم کرنے کیلئے ٹھوس کوششیں کی جائیں۔ پھر یہ کہ ہر قسم کی انتہا پسندی اور تعصب خواہ وہ مذہبی بنیاد پر ہو، یا نسلی یا کسی بھی قسم کا، اس کے خاتمہ کیلئے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہیے۔

جن ممالک کے بارہ میں یہ بات واضح ہے کہ وہاں کے لوگ تکلیف میں ہیں اور ان کے رہنما ان کے حقوق کی حفاظت نہیں کر رہے وہاں امن کے قیام کیلئے قائم کی جانے والی عالمی تنظیموں بالخصوص اقوامِ متحدہ کو چاہیے کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے امن پسند شہریوں کے حقوق کے تحفظ اور معاشرہ میں امن اور انصاف کے قیام کیلئے جائز اور مناسب دباؤ ڈالیں۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ مسلمان ممالک تو خود کئی سال سے اختلافات اور عدمِ استحکام کا شکار ہیں تو پھر اسلام امن کے قیام کے حوالہ سے ہمیں کیا سکھا سکتا ہے؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان مسلمان ممالک کی یہ افسوسناک حالت اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دور ہونے کی وجہ سے ہی ہے۔

اسلامی طرزِ حکومت و قیادت کی اصل تصویر دیکھنے اور حقیقت جاننے کیلئے ہمیں بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک پر نظر ڈالنی ہوگی۔ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آپؐ نے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسکے مطابق مسلمان اور یہودی شہریوں کے باہم امن کے ساتھ اور آپس میں ہمدردی، رواداری اور مساوات کی روح کو قائم رکھتے ہوئے مل جل کر رہنے پر زور دیا گیا۔

یہ معاہدہ انسانی حقوق کی حفاظت اور منصفانہ طرزِ حکومت کا عظیم الشان منشور ثابت ہوا اور اس نے مدینہ میں مقیم مختلف اقوام کے درمیان امن کو یقینی بنایا۔اس کی شرائط کے مطابق تمام لوگوں پر، ان کے مذہب اور ان کی قومیت سے قطع نظر، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا فرض تھا۔ مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر اس معاہدہ کی بنیادی اکائی تھی۔

اتحاد اس معاہدہ کی بنیاد تھا کیونکہ اسکے مطابق مدینہ پر حملہ کی صورت میں مسلمانوں اور یہودیوں کا متحد ہوکر مدینہ کا دفاع کرنا ضروری تھا۔اسکے علاوہ ہر قوم کو یہ حق بھی حاصل تھا کہ اپنے اندرونی معاملات کو اپنے اپنے عقائد اور رواج کے مطابق حل کریں۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاہدہ کی ہر شرط پر پوری طرح کاربند رہے۔

مہاجرین کی حیثیت میں مسلمانوں نے اس نئے معاشرہ کی ترقی میں مثبت کردار ادا کیا اور مدینہ کے شہریوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ چنانچہ یہ معاشرہ مختلف قوموں کے اتحاد اور ثقافتوں کی ہم آہنگی کی نہایت عمدہ مثال بنا۔ میثاق مدینہ دراصل قرآنی تعلیمات کے اصولوں کے عین مطابق تھا۔مثلاً قرآن کریم میں سورت النحل کی آیت نمبر 91 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ’’یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔‘‘

پس قرآن کریم افراد اور اقوام کے ساتھ طرز معاشرت اور سلوک کے تین درجے پیش کرتا ہے۔

پہلا اور سب سے ادنیٰ درجہ عدل و انصاف کا ہے جس کے تحت قرآن کریم اس ضرورت کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ انصاف اور رواداری کا سلوک کیا جائے۔عدل وانصاف کے اس معیار کا ذکر قرآن کریم کی سورت النساء آیت نمبر 136 میں مذکور ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔‘‘

پس قرآن کریم کے مطابق عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ایک آدمی گواہی دینے کو تیار رہے خواہ وہ اسکے اپنے خلاف ہو یا اسکے اقرباء کے خلاف تاکہ سچ کی فتح ہو۔

معاشرت کا دوسرا درجہ جو قرآن نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نہ صرف عادل ہو بلکہ وہ اس سے بڑھ کر دوسروں کے ساتھ شفقت اور احسان کا سلوک روا رکھے۔اس ضمن میں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب تم ایک ظلم کرنے والی قوم کو ظلم سے روکنے میں کامیاب ہوجاؤ تو بدلہ نہ لو اور نہ اس پر مزید پابندیاں نافذ کرو۔

بلکہ تمہیں چاہیے کہ ان کی معیشت کو مضبوط کرنے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی میں ان کی مدد کرو۔ جہاں یہ چیز انہیں فائدہ دے گی وہاں مستقبل میں تمہیں بھی فائدہ دے گی۔اگر وہ ممالک جو جنگ یا انتشار کا مرکز رہے ہیں معاشی طور پر مستحکم ہوجائیں تو نہ تو وہ مایوسی اور محرومی کے باعث دیگر ممالک سے نفرت کو اپنے اندر پنپنے دیں گے اور نہ ہی وہاں کے لوگ ہجرت پر مجبور ہوں گے۔

یہ وہ حکمت ہے جو اس اسلامی تعلیم میں مضمر ہے کہ بنیادی عدل و انصاف فراہم کرنے کے بعد مزید احسان سے کام لیا جائے اور نرمی سے سلوک کیا جائے۔

طرز معاشرت کا تیسرا درجہ جو قرآن نے سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ دوسروں سے ایسا ہی سلوک کیا جائے جیسا ماں اپنے بچوں سے طبعی محبت رکھنے کی وجہ سے کرتی ہے۔ یہ بےلوث محبت کسی بھی قسم کے انعام کی امید کے بغیر کی جاتی ہے۔ دوسروں کے ساتھ ایک ماں کی محبت کی طرح بےلوث ہوکر احسان کی نیت سے سلوک کرنا آسان نہیں مگر یہ معیار ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیے۔

الغرض امن کے قیام کیلئے خواہ وہ مسلم ممالک میں ہو یا بین الاقوامی سطح پر، یہ ضروری ہے کہ حکومتوں کی طرف سے کم ازکم انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں تاکہ تمام لوگوں کو ان کے حقوق مساوی طور پر میسّر آئیں اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عدل اور انصاف کو قائم رکھا جاسکے۔مزید یہ کہ بین الاقوامی ادارے جیسا کہ اقوام متحدہ ہے ہر ملک سے برابری کا سلوک رکھیں اور ایسا نہ ہو کہ معاملات کو

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلاپالم (تامل ناڈو)

طے کرنے میں کچھ طاقتوں کے مفادات کی خاطر ایک طرف مائل ہو جائیں۔ یہ امن کے حصول کیلئے ضروری ہے اور اسی پر عمل کر کے ہم دنیا میں امن کا قیام کر سکتے ہیں۔ یہ انسانیت کو خطرناک تباہی سے بچانے کا واحد راستہ ہے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ، یہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی امن کو دنیا میں قائم فرمائے اور اللہ کرے کہ جنگ اور لڑائی کے مہیب سائے جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں امن اور خوشحالی کی روشنی میں بدل جائیں۔ میری دعا ہے کہ وہ مایوسیاں اور محرومیاں ختم ہو جائیں جن کے باعث ان گنت لوگ پریشانیوں سے دوچار ہیں اور جن کی وجہ سے دنیا تباہ کن جنگوں کی لپیٹ میں ہے۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ بجائے دوسروں پر تسلط جمانے اور محض اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کے ممالک اور ان کے سربراہان اُن فوائد پر نظر رکھنے والے ہوں جو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے سے حاصل ہوں گے۔ بجائے اس کے کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار ایک مخصوص مذہب یا قوم کو قرار دیا جائے میری دعا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے عقائد اور رواج کے بارہ میں تحمّل اور برداشت پیدا کریں اور معاشرہ میں موجود مختلف ثقافتوں اور اقدار کے امتزاج کی قدر اور ان کا احترام کریں۔ میری دعا ہے کہ ہم انسانیت کی بہترین اقدار کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کیلئے ایک بہتر معاشرہ کی تعمیر میں ایک دوسرے کی خوبیوں اور ہنر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے امن کا گہوارا بنانے والے ہوں۔ ورنہ اس کے برعکس حالات جو پیدا ہو سکتے ہیں ان کا تو تصور بھی انتہائی تکلیف دہ ہے۔

قبل ازیں میں نے بہت سارے ماہرین کی آراء بیان کی ہیں جنہوں نے ایٹمی جنگ اور دنیا میں اسلحہ کی دوڑ کے بارہ میں خبردار کرتے ہوئے اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ یہ مضامین اور ان جیسے اَور بہت سارے مضامین اس تجزیہ کو تقویت دیتے ہیں کہ دنیا بہت تیزی سے ایک بہت بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ایسی تباہی جو انسان نے پہلے کبھی نہیں دیکھی اور جس کو روکنا پھر ناممکن ہوگا۔

ایک اندازہ کے مطابق ایٹمی جنگ کا اثر نوّے فیصد دنیا پر ہوگا اور اگر ایٹمی جنگ ہوتی ہے تو ہم صرف موجودہ دنیا کی ہی تباہی کے ذمہ دار نہیں ہوں گے بلکہ اپنے پیچھے تباہی اور بربادی کے مستقل اثرات چھوڑیں گے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم ٹھہر کر سوچیں اور اپنے فیصلوں اور کاموں کے ممکنہ ہولناک نتائج پر غور کریں۔

ہمیں کسی بھی معاملہ کو، خواہ وہ کسی ایک ملک سے تعلق رکھتا ہو یا بین الاقوامی نوعیت کا ہو، معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ چاہے ہم معاشی معاملات سے نمٹ رہے ہوں یا پناہ گزینوں کے مسائل کا حل تلاش کر رہے ہوں یا کوئی اور بحران زیرِ غور ہو ہمیں تحمل کے ساتھ کوشش کر کے ان رکاوٹوں کو ختم کرنا چاہیے جو ہمارے درمیان اختلافات پیدا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنی ساری طاقتیں اور قوتیں امن کے قیام میں صرف کرنی چاہئیں۔ ہمیں ہر جھگڑے کو پُرامن طریقے سے نمٹانا چاہیے، آپس میں بیٹھ کر بات چیت اور باہمی سمجھوتہ کے ذریعہ مسائل کا حل ڈھونڈنا چاہیے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور حفاظت کے ذریعہ امن کے قیام کو یقینی بنانا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ان الفاظ کے ساتھ، میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج یہاں تشریف لائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5/اپریل 2019)

ولادت

مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب جماعت احمدیہ روی نگر ضلع ورنگل (تلنگانہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28/مئی 2019 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام حانیہ یعقوب تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ائیر کنڈیشنر انسٹرکٹر (A.C Instructor) کی ضرورت ہے

شعبہ دار الصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشنر کام سکھانے والے Instructor کی درجہ اوّل کی بالمقطعہ اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ شعبہ دارالصناعت میں ہندوستان بھر سے آئے ہوئے طلباء کو ایئر کنڈیشنر کا کام Practical اور تھیوری کے ساتھ سکھانا اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اُمیدوار کو دفتری اوقات کے علاوہ بھی حسبِ ضرورت کام پر بلایا جا سکتا ہے۔ تجربہ کار اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہو اور متعلقہ شعبہ میں کم از کم ITI / NSIC یا اس کے برابر ڈپلومہ/کورس کیا ہو ❁ اُمیدوار کی عمر کم سے کم 20 سال اور زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ساتھ پیش کرنا ضروری ہوگا ❁ اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ طلباء کو تھیوری پڑھا سکے اور پریکٹیکل بھی اچھے انداز میں Demonstrate کر سکے ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ انٹرویو کیلئے قادیان آمدورفت کے جملہ اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ کامیاب اُمیدوار کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے ❁ نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم تعلیمی قابلیت کی سندات، تاریخ پیدائش کے سرکاری سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، جماعتی IND کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ آنا ضروری ہوگا ❁ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے تین ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ❁ خواہش مند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے صدر جماعت/مبلغ انچارج/ضلعی امیر کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے (صبح 08 بجے تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872-501130   e-mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

دارالضیافت (لنگرخانہ) میں لیڈی کیئر ٹیکر کی ضرورت ہے

❁ لنگر خانہ دارالضیافت قادیان میں گریڈ درجہ چہارم میں ایک لیڈی کیئر ٹیکر کو رکھا جانا مقصود ہے۔ لیڈی کیئر ٹیکر کی ذمہ داری ہوگی کہ لنگر خانہ میں آنے والی خواتین کی چیکنگ کرنا، خواتین مہمانوں کی مہمان نوازی، اُن سے رابطہ، اُن کے کمروں کی سیٹنگ اور صفائی کا دھیان رکھنا۔

❁ ڈیوٹی کا روزانہ دورانیہ کم از کم دس گھنٹے ہوگا۔ مہمانوں کے رش کے دنوں میں صبح 8 بجے سے رات دس بجے تک بھی ڈیوٹی ہو سکتی ہے۔

(1) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (2) اُمیدوار کا شادی شدہ ہونا بھی ضروری ہے (3) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لی جائیں گی جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گی (4) وہی اُمیدوار خدمت میں لی جائیں گی جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گی (5) اُمیدوار کو قادیان آمدورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے (6) سلیکشن کی صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود ہی کرنا ہوگا (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (8) خواہش مند خواتین اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے خاوند/والد/سرپرست کے تصدیقی دستخط کے ساتھ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے توسط سے درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتی ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے: (صبح 8 تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872-501130   E Mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو

جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کر رہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو، حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/مارچ 2019ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ الغفور رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم ایم آر رفیق صاحب (سری لنکا، حال سٹیونج یو.کے)

آپ سری لنکا سے اپنی بیٹی اور داماد مکرم ناصر ذوالفقار صاحب کے پاس انگلستان آئی ہوئی تھیں کہ اچانک برین ہیمبرج ہونے پر 8/مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ سری لنکا میں لجنہ کی سیکرٹری مال کے علاوہ صدر لجنہ نیگومبو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیشنل میگزین کی اشاعت اور جوبلی ہال کی تعمیر کیلئے مالی اعانت کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد جاوید رحیم صاحب مبلغ سلسلہ سری لنکا کی چچی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شفیق ایاز رانا صاحب (یو.ایس.اے)

11/نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ایک نیک دل، غریب پرور اور ہمدرد انسان تھے۔ عشق رسول، خلافت سے عقیدت، غیرت دینی اور جنون کی حد تک تبلیغ کا شوق آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ زیر تبلیغ دوستوں کو جماعتی کتب بھی خرید کر دیا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی جماعتی کتب اور لٹریچر کا مطالعہ کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ امریکہ آنے سے قبل سمبڑیال میں آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ فرخ چوہدری صاحبہ مقامی مجلس میں نائب صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(2) مکرم ریاض احمد ارشد صاحب (سابق صدر جماعت کوٹلی افغاناں، ضلع منڈی بہاؤالدین)

2/مارچ 2019ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ غریبوں کے بڑے ہمدرد تھے اور ہمیشہ فلاحی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ اپنے گاؤں اور ساتھ والے گاؤں میں آپ نے بجلی کی تنصیب کروائی۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکول منظور کروائے۔ نابینا افراد کی مفت تعلیم کیلئے ادارہ قائم کیا۔ لوگوں کی سفری سہولیات کیلئے ایک مقامی بس سروس کا اجراء کروایا۔ علاقے میں ٹیوب ویلز لگوائے۔ ان خدمتوں کی وجہ سے سارے علاقے میں آپ کی بہت عزت تھی۔ آپ اپنے علاقہ میں احمدیت کی ترقی کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مقامی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ احمدیت اور خلافت کیلئے غیرت رکھنے والے، ایک مخلص، فدائی اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب (وکالت تبشیر لندن) کے ماموں اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) کی والدہ کے ماموں تھے۔

(3) مکرم خالد ورک صاحب (اسلام آباد)

2/مارچ 2019ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ اسلام آباد جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ مختلف امارتوں کے ادوار میں سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری جائداد اور سیکرٹری وصایا کے علاوہ 35 سال صدر حلقہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ طاہر ہومیو ڈسپنسری میں ہر اتوار کو مریضوں کو دیکھنے اور دوائی دینے کا موقع ملتا رہا۔ بطور آرکیٹیکٹ قصر خلافت ربوہ کی تعمیر میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4/اکتوبر 2017ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ ثوبیہ صباحت ماجد کا ہے جو عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) کی بیٹی ہیں یہ نکاح عزیزم انصر احمد (واقف نو) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو عنایت اللہ صاحب (سابق مربی سلسلہ) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ باذلہ نعیم کا ہے جو محمد نعیم اظہر صاحب (مربی سلسلہ سیرالیون) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم لقمان احمد (واقف زندگی)، جو اس وقت ایم ٹی اے میں کام کر رہے ہیں، محمود احمد صاحب کے بیٹے ہیں، ان کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل قیصر محمود صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ تنزیہہ مناہل کا ہے جو محمد نعیم اظہر صاحب (مربی سلسلہ سیرالیون) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم احتشام احمد ابن مکرم ریاض احمد (جرمنی) کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ بشارت احمد صاحب لڑکی کے اور مرزا حفیظ احمد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔ فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ جویریہ احمد کا ہے جو مسعود احمد صاحب (لاہور) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم تابش نعیم (واقف نو) ابن مکرم محمد نعیم اظہر صاحب (مربی سلسلہ سیرالیون) کے ساتھ تین ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ لڑکی کے وکیل بشارت احمد صاحب اور لڑکے کے وکیل قیصر محمود صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریال سمیع کا ہے جو مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب مرحوم (فیصل آباد) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح بشیر احمد خان صاحب (لاہور) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو آفتاب احمد خان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت یو.کے) کے بیٹے ہیں۔ دولہن کے ولی ان کے بھائی مبشر احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے اس آخری نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور انہیں مبارکباد دی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9755: مَیں شمس الضحیٰ سرکار ولد مکرم علی محمد شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2005، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: وکون پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6راپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہمایوں کبیر   العبد: شمس الضحیٰ سرکار   گواہ: محبوب احمد

مسل نمبر 9756: مَیں حامدہ انیسہ کمسٹرال بن مکرم محبوب الحق کمسٹرال صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 3 گرام، کان کے کانٹے 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 انگوٹھیاں 7 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سارہ کمسٹرال   الامۃ: حامدہ انیسہ کمسٹرال   گواہ: سید عامر علی

مسل نمبر 9757: مَیں امتہ الجمیل امیرہ بنت عبد الواسیع صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29راپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الواسیع   الامۃ: امتہ الجمیل امیرہ   گواہ: محمد یعقوب

مسل نمبر 9758: مَیں فرحانہ بنت مکرم ایم ابوبکر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3رجون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 12 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ابوبکر   الامۃ: فرحانہ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9759: مَیں سنجو کُمار ولد مکرم راجیش کُمار صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: بھوانی روڈ (بوڈھا بابا بستی) ضلع جیند صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خلیق احمد خان   العبد: سنجو کُمار   گواہ: سید اعزاز الدین

مسل نمبر 9760: مَیں بلال احمد ریشی ولد مکرم محمد عبد اللہ ریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: توصیف احمد بٹ   العبد: بلال احمد ریشی   گواہ: اسمٰعیل احمد شاہ

مسل نمبر 9761: مَیں عدنان الرحمن ولد مکرم عبد الرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: حلقہ دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جبار احمد   العبد: عدنان الرحمن   گواہ: G.Ahmad Suleman

مسل نمبر 9762: مَیں دانیال احمد ولد مکرم امان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: ابھیہ پوری (بونگائی گاؤں) صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محبوب احمد   العبد: دانیال احمد   گواہ: محمد عاشق

مسل نمبر 9763: مَیں محمد تعریف ولد مکرم عمر دراز خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: ننگلہ گھنو (ننگلہ لیلا دھر) ضلع ایٹہ صوبہ اتر پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خلیق احمد خان   العبد: محمد تعریف   گواہ: سید گلستان عارف

مسل نمبر 9764: مَیں شمیمہ زوجہ مکرم سید لقمان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن آزاد نگر (مڈی کیری) صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 50 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/27,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید لقمان احمد   الامۃ: شمیمہ لقمان   گواہ: جے۔ ایم۔ ناصر احمد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہوجاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

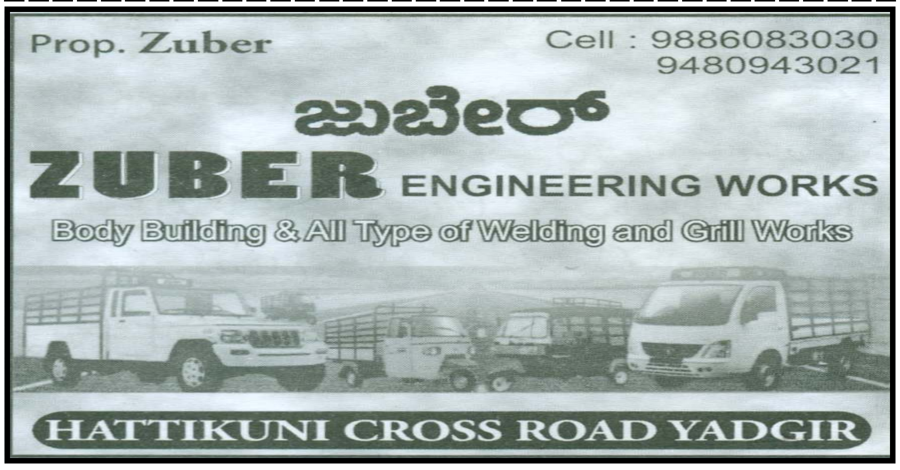

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر
عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی
تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
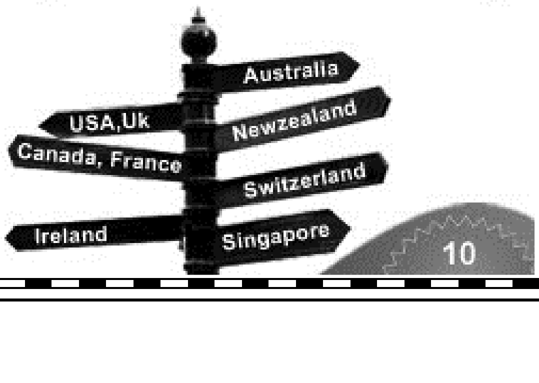

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 1 - August - 2019 Issue. 31

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍جولائی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی میں بدری صحابہ کا ذکر ہی کروں گا۔ پہلے صحابی کا نام ہے حضرت مظاہر بن رافع۔ آپ کے والد کا نام رافع بن عدی تھا۔ آپ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت مظاہر حضرت عمر کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ یحییٰ بن سہل بن ابوحثمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مظاہر بن رافع حارثی میرے والد کے پاس ملک شام سے چند طاقتور مزدور اپنے ساتھ لے کر آئے تا کہ وہ ان کی زمینوں میں کام کر سکیں۔ جب یہ خیبر میں پہنچے تو وہاں یہود نے ان مزدوروں کو حضرت مظاہر کے قتل پر اکسانا شروع کر دیا اور دو یا تین چھریاں مخفی طور پر انہیں دے دیں۔ جب حضرت مظاہر خیبر سے باہر نکلے اور سبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان لوگوں نے حضرت مظاہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ چاک کر کے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت مظاہر کی شہادت کا واقعہ 20 ہجری میں پیش آیا تھا۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مالک بن قدامہ۔ آپ کے والد کا نام قدامہ بن ارفجہ تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنوغنم سے تھا۔ حضرت مالک اپنے ایک بھائی حضرت منذر بن قدامہ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت خریم بن فاتک۔ آپ کا تعلق بنواسد سے تھا۔ اپنے بھائی حضرت سبرۃ بن فاتک کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت معمر بن حارث۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جمعہ سے تھا۔ حضرت معمر کے دو بھائی تھے جن کا نام حاطب اور حطاب تھا۔ یہ تینوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معمر کی مؤاخات حضرت معاذ بن افرا کے ساتھ کروائی تھی۔ حضرت معمر بن حارث غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ آپ کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں 23 ہجری میں ہوئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے زہیر بن رافع۔ آپ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے بیٹے کا نام اسید تھا جو کہ صحابی تھے۔ حضرت مظاہر بن رافع حضرت زہیر کے سگے بھائی تھے دونوں بھائیوں کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ حضرت زہیر بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر، غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمرو بن ایاس۔ حضرت عمرو یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انصار کے قبیلہ بنولوزان کے حلیف تھے۔ ان کے والد کا نام ایاس بن عمرو تھا۔ حضرت عمرو غزوہ بدر اور احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت عمرو حضرت ربیع بن ایاس اور حضرت ورقہ بن ایاس کے بھائی تھے اور ان تینوں بھائیوں کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مدلج بن عمرو۔ حضرت مدلج بن عمرو کا نام مدلاج بھی بیان ہوا ہے۔ حضرت مدلج غزوہ بدر میں اپنے دو بھائیوں حضرت سقف بن عمرو اور حضرت مالک بن عمرو کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بدر احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات پچاس ہجری میں حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں ہوئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سہیل۔ آپ کے والد کا نام سہیل بن عمرو اور والدہ کا نام فاختہ بنت عمرو تھا۔ ان کے بھائی کا نام ابوجندل تھا۔ جب حضرت عبداللہ بن سہیل حبشہ سے لوٹے تو ان کے والد نے انہیں پکڑ کر زبردستی ان کے دین سے ہٹا دیا۔ آپ مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بدر کی طرف روانہ ہوئے لیکن جب بدر کے مقام پر مسلمان اور مشرکین مقابلہ کیلئے آمنے سامنے ہوئے اور دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن سہیل مسلمانوں کی طرف پلٹ آئے اور لڑائی سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ یوں آپ بحالت اسلام غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر 27 سال تھی۔ حضرت عبداللہ بن سہیل بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

حضرت عبداللہ جنگ یمامہ میں بھی شریک ہوئے تھے اور اسی جنگ میں بارہ ہجری میں دور خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں شہید ہوئے۔ اس وقت انکی عمر 38 سال تھی۔ حضرت عبداللہ کے والد سہیل نے بھی آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے دور خلافت میں حج کیلئے مکہ تشریف لائے تو حضرت سہیل بن عمرو مکہ میں حضرت ابوبکر سے ملنے آئے۔ حضرت ابوبکر نے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ کی تعزیت کی اس پر حضرت سہیل نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید اپنے اہل میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا تو میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میرا بیٹا مجھ سے قبل کسی اور سے آغاز نہ کرے گا۔

اگلے صحابی ہیں حضرت یزید بن حارث۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو احمر بن حارثہ سے تھا۔ حضرت یزید کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمیر بن حمام۔ حضرت عمیر بن حمام کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسلمی کے خاندان بنوحرام بن کعب سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر بن حمام اور حضرت عبیدۃ بن حارث مطلبی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ یہ دونوں بدر کے دن شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جنت کیلئے آگے بڑھو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جنت جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے کیا یہ آپ فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا واہ واہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم واہ واہ کیوں کہہ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صرف اس خواہش کی وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ میں جنت کے باشندوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کے باشندوں میں سے ہو۔ پھر آپ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آپ یہ کہتے جاتے تھے کہ ”اللہ کی طرف سے سوائے تقویٰ اور آخرت کے اور کچھ زادِ راہ نہیں لے جاتا اور اللہ کی راہ میں جہاد پر ثابت قدم رہتا ہوں۔ بیشک تقویٰ عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔“ اسلام میں انصار کی طرف سے سب سے پہلے شہید حضرت عمیر بن حمام ہیں۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت حمید انصاری۔ حضرت زبیر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کی ایک چھوٹی نالی جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہے، کے متعلق ان کا ایک انصاری سے جھگڑا ہو گیا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ جھگڑا فیصلے کیلئے آیا۔ وہ دونوں زمین کو اس نالی سے پانی دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ زبیر تم پانی (دو پہلے ان کی زمین تھی) پھر اپنے پڑوسی کیلئے اسے چھوڑ دو۔ وہ انصاری اس بات پہ ناراض ہو گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ اس لئے یہ فیصلہ دے رہے ہیں کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ پہلے تو احسان کے رنگ میں میں نے بات کی تھی۔ اب یہ حق والی بات آ رہی ہے کہ تم پانی دو اور اسے روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے پہلے حضرت زبیر کو اپنی رائے کا اشارہ کر چکے تھے جس میں ان کے اور اس انصاری کے لئے بڑی گنجائش تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو صاف اور صحیح فیصلہ دے کر ان کا پورا حق دلا دیا۔ عروہ نے کہا کہ حضرت زبیر کہتے تھے کہ بخدا میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کہ تیرے رب کی قسم ہے کہ جب تک وہ ہر بات میں جس کے متعلق ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار نہ ہو جائیں ہرگز ایماندار نہیں ہوں گے۔ الاصابۃ اسد الغابۃ اور صحیح بخاری کی شرح ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ وہ انصاری جن کا حضرت زبیر سے تضاد ہوا تھا وہ حضرت حمید انصاری تھے۔

پھر حضرت عمرو بن معاذ بن نعمان اشیریہ ایک صحابی تھے۔ آپ کے والد کا نام معاذ بن نعمان اور والدہ کا نام کبشہ بنت رافع تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن معاذ اور حضرت عمیر بن ابووقاص کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ حضرت عمرو بن معاذ اپنے بھائی حضرت سعد کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر بوقت شہادت 32 سال تھی۔

اگلے صحابی حضرت مسعود بن ربیعہ بن عمرو ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ قارۃ سے تھا اور آپ قبیلہ بنو زہرہ کے حلیف تھے۔ حضرت مسعود کے خاندان کو مدینہ میں قاری کہا جاتا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اور حضرت عبید بن تیجان کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔ حضرت مسعود بن ربیعہ غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور اسکے علاوہ تمام دیگر غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ کی وفات تیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر 60 سال سے زیادہ تھی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور جو ان کی نیکیاں تھیں وہ ہم بھی جاری رکھنے والے ہوں۔ اسکے بعد میں مختصراً صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اسکے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ جن کی ڈیوٹیاں ہیں وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان ڈیوٹیوں کو سرانجام دینے کی کوشش کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ صحیح طور پہ ڈیوٹیاں ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کام احسن رنگ میں سب کو انجام دینے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad